

قَالَ كَبُرَ الْبُغْضُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا كَبُرَ عَنْهُمَا فَانْتَهَوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیکھیں اس کو لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ

لِلْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمٍ
الْقَشِيرِيِّ النَّيسَابُورِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح و ترجمہ

۷۶۳ احادیث نبوی کا روح
پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

اول



مکتبہ رحمانیہ

مترجم

مولانا عزیز الحسن

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

يَا فَتَا

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

مُقَدِّمَةُ الْكِتَابِ لِلْإِمَامِ مُسْلِمٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

(از: امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ علیہ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

سب تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكَ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ بِتَوْفِيقِكَ خَالِقَكَ ذَكَرْتَ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَحْصِ عَنْ تَعْرِيفِ جُمْلَةِ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُورَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سُنَنِ الدِّينِ وَ أَحْكَامِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّوَابِ وَالْعِقَابِ وَالتَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ صُنُوفِ الْأَشْيَاءِ بِالْأَسَانِيدِ الَّتِي بِهَا نُقِلَتْ وَتَدَاوَلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْشِدَكَ اللَّهُ أَنْ تَوَقَّفَ عَلَى جُمْلَتِهَا مُؤَلَّفَةً مُحْصَاةً وَسَأَلْتَنِي أَنْ الْخِصَصَهَا لَكَ فِي التَّالِيفِ بِلَا تَكَرُّارٍ يَكْثُرُ فَإِنَّ ذَلِكَ زَعَمْتُ مِمَّا يُشْغِلُكَ عَمَلُهُ قَصَدْتُ مِنَ التَّفْهِيمِ فِيهَا وَالْإِسْتِبْطَاطِ مِنْهَا وَلِلَّهِ سَأَلْتُ أَكْرَمَكَ اللَّهُ حِينَ رَجَعْتُ إِلَى تَدْبِيرِهِ وَمَا تَوَوَّلَ إِلَيْهِ الْحَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَاقِبَةُ مَحْمُودَةٍ وَ

بعد حمد و صلوة! امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے شاگرد ابو اسحق کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے کہ تو نے اپنے پروردگار ہی کی توفیق سے یہ ذکر کیا تھا کہ دین کے اصول اور اس کے احکام سے متعلق رسول اللہ ﷺ سے جو احادیث مروی ہیں ان تمام احادیث کی تلاش و جستجو کی جائے اور وہ احادیث جو ثواب عذاب اور رغبت اور خوف وغیرہ کے متعلق مروی ہیں (یعنی فضائل و اخلاق کے متعلق حدیثیں) اور ان کے سوا اور باتوں کی اسناد کے ساتھ جن کی رو سے وہ حدیثیں نقل کی گئی ہیں اور جن کو علماء حدیث نے قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے کہ تم نے اس بات کا ارادہ ظاہر کیا کہ اس قسم کی تمام احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے اور تم نے یہ سوال کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو اختصار کے ساتھ تمہارے لیے جمع کروں اور اس میں تکرار نہ ہو اس لیے کہ تکرار سے مقاصد یعنی احادیث میں غور و خوض کرنے اور ان سے مسائل کے نکالنے میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ

تمہیں عزت عطا فرمائے تم نے جس بات کا سوال کیا جب میں نے اس پر غور کیا اور اس کے انجام کو دیکھا اللہ کرے اس کا انجام اچھا ہو۔ تو سب سے پہلے دوسروں کے علاوہ مجھے خود فائدہ ہوگا بہت سے اسباب کی وجہ سے جن کا بیان کرنا طویل ہے۔ مگر اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس طرح سے تھوڑی سی احادیث کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کے ساتھ آسان ہے خاص کر ان لوگوں کے لیے جنہیں (صحیح اور غیر صحیح) احادیث میں جس وقت تک دوسرے لوگ واقف نہ کرائیں تمیز ہی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جب معاملہ اس میں ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو ارادہ کرنا صحیح روایات کی طرف زیادہ ضعیف روایات سے افضل و اولیٰ ہے اور اُمید کی جاتی ہے کہ بہت سی روایات کو اس شان سے بیان کرنا اور مکررات کو جمع کرنا خاص خاص لوگوں کے لیے نفع بخش ہے جن کو علم حدیث میں کچھ حصہ اور بیداری عطا کی گئی ہے اور حدیث کے اسباب و علل سے معرفت حاصل ہے۔ پس اگر اللہ نے چاہا تو ایسا شخص جس کو علم حدیث سے کچھ علم دیا گیا ہے۔ وہ کثرت کے ساتھ جمع شدہ احادیث سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ بہر حال عام لوگوں میں سے جو صاحب واقفیت و معرفت ہیں کے برعکس ہیں ان کے لیے کثرت احادیث کا کوئی فائدہ نہیں اور تحقیق وہ کم احادیث کی معرفت سے عاجز آ گئے ہیں۔

پھر اگر اللہ نے چاہا تو ہم شروع ہوں گے نکالنے میں ان احادیث کے جس کا تم نے سوال کیا ہے اور تالیف اس کی ایک شرط پر عنقریب میں اس کو تمہارے لیے ذکر کروں گا اور وہ شرط یہ ہے کہ ہم ارادہ کرتے ہیں ان تمام احادیث کا جو سنداً (متصل) نبی کریم ﷺ سے مروی ہیں۔ پس ہم ان کو تقسیم کرتے ہیں تین اقسام پر اور راویوں کے تین طبقات (ثقة متوسطین، ضعفاء) پر بغیر تکرار کے۔ ہاں یہ کہ ایسی جگہ میں حدیث آ جائے کہ مستغنی نہ کیا جائے اس حدیث کے تکرار سے اس میں معنا زیادتی ہو یا اسناداً واقع ہو دوسری اسناد کے پہلو میں کوئی علت (کسی علت کی وجہ اور ضرورت کے پیش نظر تکرار ہوگا)۔

مَنْفَعَةُ مَوْجُودَةٍ وَ طَلَنْتُ حِينَ سَأَلْتَنِي تَجَسُّمَ ذَلِكَ أَنْ لَوْ عَزِمَ لِي عَلَيْهِ وَ قُضِيَ لِي تَمَامُهُ كَانَ أَوَّلُ مَنْ يُصِيبُهُ نَفْعُ ذَلِكَ إِنِّي خَاصَّةٌ قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لِأَسْبَابٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْوَصْفُ - إِلَّا أَنَّ جُمْلَةَ ذَلِكَ أَنَّ ضَبْطَ الْقَلِيلِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَ اتِّقَانَهُ أَيْسَرُ عَلَى الْمَرْءِ مِنْ مُعَالَجَةِ الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سِيَّمَا عِنْدَ مَنْ لَا تَمَيُّزَ عِنْدَهُ مِنَ الْعَوَامِ إِلَّا بَأَن يُوقِفَهُ عَلَى التَّمْيِيزِ غَيْرُهُ فَإِذَا كَانَ الْأَمْرُ فِي هَذَا كَمَا وَصَفْنَا فَالْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى الصَّحِيحِ الْقَلِيلِ أَوْلَى بِهِمْ مِنْ إِزْدِيَادِ السَّقِيمِ - وَ إِنَّمَا يُرْجَى بَعْضُ الْمُنْفَعَةِ فِي الْإِسْتِكْنَارِ مِنْ هَذَا الشَّانِ وَ جَمْعِ الْمُكَرَّرَاتِ مِنْهُ لِخَاصَّةٍ مِنَ النَّاسِ يَمُنُّ رُزْقَ فِيهِ بَعْضُ التَّيَقُّظِ وَ الْمَعْرِفَةِ بِأَسْبَابِهِ وَ عَلَيْهِ فَذَلِكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَهْجُمُ بِمَا أُرِنِي مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْإِسْتِكْنَارِ مِنْ جَمِيعِهِ فَأَمَّا عَوَامُ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ بِخِلَافِ مَعَانِي الْخَاصِّ مِنْ أَهْلِ التَّيَقُّظِ وَ الْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فَيَطْلُبُ الْحَدِيثَ الْكَثِيرَ وَ قَدْ عَجَزُوا عَنْ مَعْرِفَةِ الْقَلِيلِ - ثُمَّ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ : مُبْتَدَأٌ وَنَ فِي تَخْرِيجِ مَا سَأَلْتُ وَ تَالِيهِ عَلَى شَرِيطَةٍ سَوَتْ أَذْكَرُ هَالِكٌ وَهُوَ إِنَّا نَعْمِدُ إِلَى جُمْلَةٍ مَا أُسْنِدَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُقَسِّمُهَا عَلَى ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ وَ ثَلَاثِ طَبَقَاتٍ مِنَ النَّاسِ عَلَى غَيْرِ تَكَرُّرٍ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ مَوْضِعٌ لَا يُسْتَفْنَى فِيهِ عَنْ تَرْدَادِ حَدِيثٍ فِيهِ زِيَادَةٌ مَعْنَى أَوْ إِسْنَادٌ يَقَعُ إِلَى جَنْبِ إِسْنَادٍ لِيَعْلَمَ تَكُونُ هُنَاكَ -

کیونکہ ایسے معنی کی زیادتی حدیث میں جس کی احتیاج ہو تو وہ مثل ایک پوری حدیث کے ہے۔ پس ضروری ہوا اس حدیث کا اعادہ کرنا جس میں وہ زیادتی موجود ہو یا یہ کہ جدا کیا جائے وہ معنی پوری حدیث سے اختصار کے ساتھ جب ممکن ہو لیکن اس کا جدا کرنا بھی مشکل ہوتا ہے اس پوری حدیث سے تو اس خاص ضرورت و مصلحت کے تحت ہم اس پوری حدیث کا اعادہ کر دیتے ہیں لیکن اگر تکرار سے بچنے کی کوئی صورت نکل سکے تو ہم ہرگز اعادہ نہیں کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

قسم اول: میں ہم ان احادیث مبارکہ کو بیان کریں گے جن کی اسانید دوسری احادیث کی اسانید اور عیوب و نقائص سے محفوظ ہوں گی اور ان کے راوی زیادہ معتبر اور قوی و ثقہ ہوں گے حدیث میں۔ کیونکہ نہ تو ان کی روایت میں سخت اختلاف ہے اور نہ فاحش اختلاف۔ جیسا کہ کثیر محدثین کی کیفیت معلوم ہو گئی ہے اور یہ بات ان احادیث کی روایت سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ پھر ہم اس قسم کے لوگوں کی مرویات کا ذکر کرنے کے بعد ایسی احادیث لائیں گے جن کی اسانید میں وہ لوگ ہوں جو اس درجہ اتقان اور حفظ سے موصوف نہ ہوں جو اوپر ذکر ہوا۔ لیکن تقویٰ پر ہیزگاری اور صداقت و امانت میں ان کا مرتبہ ان سے کم نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کا عیب ڈھکا ہوا ہے اور ان کی روایت بھی محدثین کے ہاں مقبول ہے جیسا کہ عطاء بن سائب اور یزید بن ابی زیاد لیث بن ابی سلیم اور ان کی مثل حاملین آثار اور نقول احادیث اگرچہ اہل علم میں مشہور اور مستور ہیں محدثین کے نزدیک۔ لیکن ان کے ہم عصر دوسرے لوگ جن کے پاس اتقان اور استقامت روایت میں ان سے بڑھ کر ہے حال اور مرتبہ میں اہل علم کے ہاں بلند درجہ اور عمدہ خصلت ان کو فضیلت والوں میں سے کر دیتی ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب تم ان تینوں کا جن کا ہم نے نام لیا عطاء بن یزید اور لیث کا منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش اور اسمعیل بن خالد سے موازنہ کرو حدیث کے اتقان اور استقامت میں تو

لَاَنَّ الْمَعْنَى الزَّائِدَ فِي الْحَدِيثِ الْمُحْتَاجَ إِلَيْهِ يَقُومُ مَقَامَ حَدِيثٍ تَامٍ فَلَا بُدَّ مِنْ إِعَادَةِ الْحَدِيثِ الَّذِي فِيهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الزِّيَادَةِ أَوْ أَنْ نُقْصِلَ ذَلِكَ الْمَعْنَى مِنْ جُمْلَةِ الْحَدِيثِ عَلَى إِخْتِصَارِهِ إِذَا امْكَنَ وَلَكِنْ تَفْصِيلُهُ رَبَّمَا عَسَرَ مِنْ جُمْلَتِهِ فَأَعَادَتْهُ بِهِئِثِهِ إِذَا ضَاقَ ذَلِكَ أَسْلَمَ فَأَمَّا مَا وَجَدْنَا بُدًّا مِنْ إِعَادَتِهِ بِجُمْلَتِهِ عَنْغِيرَ حَاجَةٍ مِّنَّا إِلَيْهِ فَلَا تَتَوَلَّى فِعْلَهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

فَأَمَّا الْقِسْمُ الْأَوَّلُ: فَإِنَّا نَتَوَخَّى أَنْ نُقَدِّمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَسْلَمُ مِنَ الْعُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْقَى مِنْ أَنْ يَكُونَ نَاقِلُهَا أَهْلٌ اسْتِقَامَةً فِي الْحَدِيثِ وَاتِّقَانًا لِمَا نَقَلُوا لَمْ يُوْجَدْ فِي رَوَايَتِهِمْ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ وَلَا تَخْلِيطٌ فَاحِشٌ كَمَا قَدْ عُرِفَ فِيهِ عَلَى كَثِيرٍ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَبَانَ ذَلِكَ فِي حَدِيثِهِمْ فَإِذَا نَحْنُ نَقْصِينَا أَخْبَارَ هَذَا الصَّنْفِ مِنَ النَّاسِ اتَّبَعْنَاهَا أَخْبَارًا يَقَعُ فِي أَسَانِيدِهَا بَعْضُ مَنْ لَيْسَ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحِفْظِ وَاتِّقَانٍ كَالصَّنْفِ الْمُقَدَّمِ قَبْلَهُمْ عَلَى أَنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِيمَا وَصَفْنَا دُونَهُمْ فَإِنَّ اسْمَ السُّرِّ وَالصِّدْقِ وَتَعَاطَى الْعِلْمِ يَشْمَلُهُمْ كَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ وَيزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَأَضْرَابُهُمْ مِنْ حُمَالِ الْأَثَارِ وَنَقَالِ الْأَخْبَارِ فَهُمْ وَإِنْ كَانُوا بِمَا وَصَفْنَا مِنَ الْعِلْمِ وَالسُّرِّ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْرُوفِينَ فَغَيْرُهُمْ مِنْ أَقْرَانِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنَ اتِّقَانِ وَالْإِسْقَامَةِ فِي الرِّوَايَةِ يُفْضَلُونَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْتَبَةِ لِأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَخَصْلَةٌ سَيِّئَةُ الْأَمْرِ أَنْكَ إِذَا وَازَنْتَ هَؤُلَاءِ

تم ان کو بالکل ان سے جدا اور الگ پاؤ گے۔ ہرگز ان کے قریب نہ ہوں گے۔ اس بات میں محدثین کے ہاں بالکل شک نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان کے ہاں ثابت ہو گیا ہے۔ صحت حفظ منصور اور اعمش اور اسمعیل کا اور ان کا اتقان حدیث میں۔ نہیں پہچان حاصل کر سکے ان جیسی عطاء یزید اور لیث سے اور ایسی ہی کیفیت ہے جب تو ہم عمروں کے درمیان موازنہ کرے جیسے ابن عوف اور ایوب و سختیانی کا عوف بن ابی جمیلہ اور اشعث حرانی کے ساتھ۔ یہ دونوں مصاحب اور ساتھی تھے۔ حسن بصری اور ابن سیرین کے جیسا کہ ابن عوف اور ایوب سختیانی ان کے ساتھی ہیں۔ ہاں بے شک ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ (ابن عوف اور ایوب کا درجہ اعلیٰ ہے) کمال فضل اور صحت روایت میں اگرچہ عوف اور اشعث بھی اہل علم کے ہاں سچے اور امانت دار ہیں لیکن اصل حال درجے کے اعتبار سے ہے۔ محدثین کے ہاں وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ ہم نے اس لیے یہ مثالیں دی ہیں کہ جو لوگ محدثین کے اصول اور تنقیدی طریق کار کو نہیں جانتے وہ آسانی کے ساتھ راویوں کے مقام و مرتبہ کی پہچان حاصل کر سکے۔ تاکہ بلند مرتبہ راوی کو کم اور کم مرتبہ محدث کو اس سے زیادہ مرتبہ نہ دیا جائے اور ہر محدث کی روایت کو اس کی حیثیت سے مقام دیا جائے اور ہر محدث کو اس کے منصب کے مطابق مقام و مرتبہ میسر آئے اور تحقیق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ذکر کی گئی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم لوگوں سے انکے مرتبہ اور منصب کے مطابق سلوک کریں اور اسکی تائید قرآن سے بھی ہوتی ہے۔ اللہ عز و جل کا فرمان ہے: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلَيْهِ﴾ ”ہر عالم سے بڑھ کر علم والا ہوتا ہے“۔

انہی طریقوں پر جو ہم نے اوپر بیان کیے جمع کرتے ہیں جو تم مجھے سوال کیا رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے۔ ہاں وہ لوگ جو اکثر یا تمام محدثین کے نزدیک مطعون ہیں جیسے عبد اللہ بن مسور ابو جعفر مدائنی عمرو

الْقَلْبَةِ الَّذِينَ سَمِعْتَهُمْ عَطَاءً وَيَزِيدٌ وَلَيْثٌ بِمَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ وَ سُلَيْمَنُ الْأَعْمَشِ وَاسْمُعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي اتِّقَانِ الْحَدِيثِ وَالْإِسْتِقَامَةِ فِيهِ وَجَدْتَهُمْ مُبَاشِرِينَ لَهُمْ لَا يُدَاوُونَهُمْ لِأَشْكُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ الَّذِي اسْتَقَاضَ عَنْهُمْ مِنْ صِحَّةِ حِفْظِ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَاسْمُعِيلٍ وَاتِّقَانِهِمْ لِحَدِيثِهِمْ وَانَّهُمْ لَمْ يَعْرِفُوا مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ عَطَاءٍ وَيَزِيدٍ وَلَيْثٍ وَفِي مِثْلِ ذَلِكَ مَجْرَى هَؤُلَاءِ إِذَا وَازَنْتَ بَيْنَ الْأَقْرَانِ كَابِنِ عَوْنٍ وَ أَيُّوبَ السَّخَيَّانِيَّ مَعَ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ وَأَشْعَثَ الْحُمْرَانِيَّ وَهُمَا صَاحِبَا الْحَسَنِ وَابْنِ سِيرِينَ كَمَا أَنَّ ابْنَ عَوْنٍ وَ أَيُّوبَ صَاحِبَاهُمَا إِلَّا أَنَّا لَبُونَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ هَذَيْنِ بَعِيدٌ فِي كَمَالِ الْفَضْلِ وَصِحَّةِ النَّقْلِ وَإِنْ كَانَ عَوْفٌ وَأَشْعَثُ غَيْرَ مَذْفُوعَيْنِ عَنْ صِدْقٍ وَأَمَانَةٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَلَكِنَّ الْحَالَ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَأَنَّمَا مَثَلْنَا هَؤُلَاءِ فِي التَّسْمِيَةِ لِيَكُونَ تَمْيِيلُهُمْ سِمَةً يَصْدُرُ عَنْ فَهْمِهَا مِنْ غَيْبِ عَلَيْهِ طَرِيقُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَرْيِبِ أَهْلِهِ فِيهِ فَلَا يَقْصِرُ بِالرَّجُلِ الْعَالِي الْقَدْرِ عَنْ دَرَجَتِهِ وَلَا يَرْفَعُ مَتَّصِعُ الْقَدْرِ فِي الْعِلْمِ فَوْقَ مَنْزِلَتِهِ وَيُعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ فِيهِ حَقُّهُ وَبَنَزَلُ فِيهِ مَنْزِلَتَهُ وَقَدْ ذَكَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَنْزَلَ النَّاسَ مَنْزِلَتَهُمْ مَعَ مَا تَنَقَّلُ بِهِ الْقُرْآنُ مِنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلَيْهِ﴾ (بوسف: ۷۶)

فَعَلَى نَحْوِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْوُجُوهِ نُوَلِّفُ مَا سَأَلْتَ مِنَ الْأَخْبَارِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ قَوْمٍ هُمْ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مُتَهَمُونَ أَوْ عِنْدَ

بن خالد، عبدالقدوس شامی، محمد بن سعید مصلوب، غیاث بن ابراہیم، سلیمان بن عمرو، ابی داؤد نخعی اور ان جیسے دوسرے لوگ جن پر وضع حدیث کی تہمت ہے وہ از خود احادیث بنانے میں بدنام ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جن کی اکثر احادیث منکر ہوتی ہیں یا غلط الروایات تو ایسے تمام لوگوں کی روایات کو ہم اپنی کتاب میں جمع نہیں کریں گے۔

اصطلاح اصول حدیث میں منکر اس شخص کی حدیث کو کہتے ہیں جو ثقہ اور کامل الحفظ راویوں کی روایت کے خلاف روایت کر لے یا ان احادیث کی کسی طرح موافقت نہ ہو۔ پس جب اس کی احادیث میں سے اکثر اسی طرح ہوں تو وہ متروک الحدیث ہوگا اور اس کی مرویات محدثین کے نزدیک قابل قبول اور قابل عمل نہیں ہوتیں۔ اس قسم کے محدثین میں سے عبداللہ بن محرز، یحییٰ بن ابی ائیسہ، جراح بن منہال، ابو العطوف اور عباد بن کثیر اور حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ اور عمر بن صہبان وغیرہ اور ان کی مثل دوسرے حضرات منکر حدیث روایت کرنے والے ہیں۔ پس ہم ان لوگوں کی روایات نہیں لاتے اور نہ ہی ان میں مشغول ہوتے ہیں کیونکہ اہل علم کا حکم ہے اور جوان کے مذہب سے معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جو راوی اپنی روایت میں متفرد ہو لیکن اس کی بعض روایات کو بعض دوسرے ثقہ اور حفاظ راویوں نے بھی روایت کیا ہو اور کسی حدیث میں اس کی موافقت کی ہو۔ جب یہ شرط پائی جائے پھر اس کے بعد وہ متفرد راوی اپنی روایت میں کچھ الفاظ کی زیادتی کرتا ہے جن کو اس کے دوسرے معاصرین نے روایت نہیں کیا تو اس کی زیادتی قبول کی جائے گی لیکن اگر تم کسی کو دیکھو کہ وہ زہری جیسے بزرگ شخص سے روایت کرنے کا قصد کرے جس کے شاگرد کثیر تعداد میں حافظ و متقن ہیں جو اس کی اور دوسروں کی حدیثوں کو روایت کرتے ہیں یا ہشام بن عرو سے بھی روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان دونوں محدثین کی روایات اہل علم کے ہاں بہت مشہور اور پھیلی ہوئی ہیں اور

الْأَكْثَرُ مِنْهُمْ فَلَسْنَا نَتَّبَعُ بِتَخْرِيجِ حَدِيثِهِمْ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسُورٍ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ وَعُمَرُ بْنُ خَالِدٍ وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ الشَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبِ وَغِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَنُ بْنُ عَمْرٍو أَبِي دَاوُدَ النَّخَعِيِّ وَأَشْبَاهِهِمْ مِمَّنْ أَتَاهُمْ بِوَضْعِ الْأَحَادِيثِ وَتَوَلِيدِ الْأَخْبَارِ وَكَذَلِكَ مِنَ الْغَالِبِ عَلَى حَدِيثِهِ الْمُنْكَرُ أَوْ الْغَلَطُ أَمْسَكْنَا أَيْضًا عَنْ حَدِيثِهِمْ۔

وَعَلَامَةُ الْمُنْكَرِ فِي حَدِيثِ الْمُحَدِّثِ إِذَا مَا عَرِضَتْ رَوَاتُهُ لِلْحَدِيثِ عَلَى رَوَايَةٍ غَيْرِهِ مِنْ أَهْلِ الْحِفْظِ وَالرِّضَى خَالَفَتْ رَوَاتُهُ رَوَاتِهِمْ أَوْ لَمْ تَكُنْ تَوَافِقُهَا فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنْ حَدِيثِهِ كَذَلِكَ كَانَ مَهْجُورَ الْحَدِيثِ غَيْرَ مَقْبُولٍ وَلَا مُسْتَعْمَلٍ فَمِنْ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَجْرَرٍ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أَيْسَةَ وَالْجَرَّاحُ بْنُ الْمُنْهَالِ أَبُو الْعُطُوفِ وَعَبَادُ بْنُ كَثِيرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمِيرَةَ وَعُمَرُ بْنُ صُهَيْبَانَ وَمَنْ نَحَانَحُوهُمْ فِي رَوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْحَدِيثِ فَلَسْنَا نَعْرِجُ عَلَى حَدِيثِهِمْ وَلَا نَتَّبَعُ بِهِ لِأَنَّ حُكْمَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالَّذِي يَعْرِفُ مِنْ مَذْهَبِهِمْ فِي قَبُولِ مَا يَتَفَرَّدُ بِهِ الْمُحَدِّثُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنْ يَكُونَ قَدْ شَارَكَ الثِّقَاتِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْحِفْظِ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَآمَنَ فِي ذَلِكَ عَلَى الْمُوَافَقَةِ لَهُمْ فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ ثُمَّ زَادَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ قُبُلَتْ زِيَادَتُهُ فَأَمَّا مَنْ تَرَاهُ يَعْمِدُ لِمِثْلِ الزُّهْرِيِّ فِي جَلَالَتِهِ وَكَثْرَةِ أَصْحَابِهِ الْحِفَاطِ الْمُتَقِينَ لِحَدِيثِهِ وَحَدِيثِ غَيْرِهِ أَوْ لِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَحَدِيثِهِمَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مَبْسُوطٌ مُشْتَرَكٌ قَدْ نَقَلَ

کے شاگردوں نے بھی ان کی اکثر روایات کو بالاتفاق روایت کیا ہے پس اگر کوئی محدث ان مذکورہ بالا دونوں محدثین سے یا ان میں سے کسی ایک سے ایسی روایت کا راوی ہو جس روایت کو ان کے شاگردوں میں سے کسی نے بیان نہ کیا ہو اور یہ راوی ان راویوں میں سے بھی نہیں جو صحیح روایات میں ان کے مشہور شاگردوں کا شریک رہا ہو تو اس قسم کے راوی کی حدیث کو قبول کرنا جائز نہیں۔ اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے۔

ہم نے روایت حدیث کے سلسلہ میں محدثین کے مذہب کو بیان کر دیا ہے تاکہ جو لوگ اصول روایت حدیث سے ناواقف ہیں ان کو بھی ابتدائی معلومات حاصل ہو جائیں جن کو توفیق دی جائے لوگوں میں سے اور ہم عنقریب اس کو شرح اور وضاحت سے بیان کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔ اس کتاب کے کئی مقامات میں معللہ اخبار کے ذکر کے موقع پر۔ جب وہ اپنے مقامات میں آئیں گی اور جہاں شرح کرنا اور وضاحت کرنا مناسب ہوگا۔

اے شاگرد عزیز! ان تمام مذکورہ بالا باتوں کے بعد اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اگر ہم بڑے کا بُرا عمل نہ دیکھتے جو وہ کر رہے ہیں یعنی وہ محدث صحیح اور مشہور روایت پر اکتفا نہیں کرتا اور وہ اپنے جی میں محدث بنا ہوا ہے ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ ضعیف اور منکر احادیث کو نقل نہ کرے اور صرف انہی اخبار کو نقل کرے جو صحیح اور مشہور ہیں۔ جن کو معروف ثقہ لوگوں نے سچائی اور امانت کے ساتھ اس معرفت اور اقرار کے بعد روایت کیا ہے۔ ان کی بیان کردہ اکثر روایات جو نا معلوم افراد کی طرف منسوب ہیں منکر اور غیر مقبول ہیں اور ایسے لوگوں سے مروی ہیں جن کی مذمت ائمہ الحدیث میں سے مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم نے کی ہے۔ جب آسان ہو گیا ہم پر تیری خواہش کا پورا کرنا صحیح احادیث کی تمیز اور تحصیل کے ساتھ۔ لیکن اسی وجہ سے جو ہم نے بیان کی کہ لوگ منکر روایات کو ضعیف اور مجہول اسناد سے

أَصْحَابُهَا عَنْهُمْ حَدِيثُهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ مِنْهُمْ فِي أَكْثَرِهِ فَيُرَوَّى عَنْهُمَا أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا الْعَدَدُ مِنَ الْحَدِيثِ مِمَّا لَا يَعْرِفُهُ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِمَا وَلَيْسَ مِمَّنْ قَدْ شَارَكَهُمْ فِي الصَّحِيحِ مِمَّا عِنْدَهُمْ فَغَيْرُ جَائِزٍ قَبُولُ حَدِيثِ هَذَا الضَّرْبِ مِنَ النَّاسِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

وَقَدْ شَرَحْنَا مِنْ مَذْهَبِ الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ بَعْضَ مَا يَتَوَجَّهُ بِهِ مَنْ أَرَادَ سَبِيلَ الْقَوْمِ وَوَفَّقَ لَهَا وَ سَنَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ شَرْحًا وَ إِيضًا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ عِنْدَ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُعْلَلَةِ إِذَا آتَيْنَا عَلَيْهَا فَيَا لِمَا كُنِ الْتَى يَلِيْقُ بِهَا الشَّرْحُ وَالْإِيضَاحُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

وَبَعْدُ۔ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ فَلََوْلَا الَّذِي رَأَيْنَا مِنْ سُوءِ صَنِيعِ كَثِيرٍ مِمَّنْ نَصَبَ نَفْسَهُ مُحَدِّثًا فِيمَا يَذَرُهُمْ مِنْ طَرَحِ الْأَحَادِيثِ الضَّعِيفَةِ وَالرَّوَايَاتِ الْمُنْكَرَةِ وَ تَرَكَهُمُ الْإِقْتِصَارَ عَلَى الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ الْمَشْهُورَةِ مِمَّا نَقَلَهُ الْبِقَاتُ الْمَعْرُوفُونَ بِالصِّدْقِ وَالْأَمَانَةِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ وَ إِقْرَارِهِمْ بِالسِّيْتِهِمْ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا يَقْدِفُونَ بِهِ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ مِنَ النَّاسِ هُوَ مُسْتَنَكَّرٌ وَ مَنْقُولٌ عَنْ قَوْمٍ غَيْرِ مُرْضِيَيْنَ مِمَّنْ ذَمَّ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ أَيْمَةُ الْحَدِيثِ مِثْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَيْمَةِ لِمَا سَهَّلَ عَلَيْنَا الْإِنْتِصَابُ لِمَا سَأَلْتَ مِنَ التَّمْيِيزِ وَ التَّحْصِيلِ وَلَكِنْ مِنْ أَجْلِ مَا أَعْلَمْنَاكَ مِنْ نُشْرِ

روایت کرتے ہیں اور عوام کو سنا دیتے ہیں جن میں عیوب کی پہچان کی لیاقت نہیں، تو ہمارے دلوں پر تیرے سوال کا جواب دینا آسان ہو گیا۔

الْقَوْمُ الْأَخْبَارَ الْمُنْكَرَةَ بِالْأَسَانِيدِ الضَّعَافِ الْمَجْهُولَةِ وَقَدْ فُهِمَ بِهَا إِلَى الْعَوَامِ الَّذِينَ لَا يَعْرِفُونَ عِيُوبَهَا خَفَّ عَلَى قُلُوبِنَا إِجَابَتُكَ إِلَى مَا سَأَلْتُ۔

باب: وَجُوبُ الرَّوَايَةِ عَنِ الثَّقَاتِ وَ

تَرْكُ الْكَاذِبِينَ

وَأَعْلَمَ وَقَفَكَ اللَّهُ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى كُلِّ أَحَدٍ عَرَفَ التَّمْيِيزَ بَيْنَ صَحِيحِ الرِّوَايَاتِ وَ سَقِيمِهَا وَ ثِقَاتِ النَّاقِلِينَ لَهَا مِنَ الْمُتَمَيِّزِينَ أَنْ لَا يَرُويَ مِنْهَا إِلَّا مَا عَرَفَ صِحَّةَ مَخَارِجِهِ وَ السَّتَارَةَ فِي نَاقِلِيهِ، وَأَنْ يَتَّقَى مِنْهَا مَا كَانَ مِنْهَا عَنْ أَهْلِ التَّهَمِ وَ الْمَعَانِدِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَدْعِ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الدُّيَّ قُلْنَا مِنْ هَذَا هُوَ اللَّازِمُ دُونَ مَا خَالَفَهُ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهْلَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ (الحجرات: ٦) وَقَالَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ: ﴿مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ لَشَهَدَاءِ﴾ (البقرة: ٢٨٢) وَقَالَ (عَزَّ وَجَلَّ) ﴿وَأَشْهِلُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِنْكُمْ﴾ (الطلاق: ٢) فَلَدَلْ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَيِّ أَنَّ خَبَرَ الْفَاسِقِ سَاقِطٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَأَنَّ شَهَادَةَ غَيْرِ الْعَدْلِ مَرْدُودَةٌ وَ الْخَبَرُ وَإِنْ فَارَقَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ الرُّجُوهِ فَقَدْ يَجْتَمِعَانِ فِي أَكْثَرِ مَعَانِيهِمَا إِذَا كَانَ خَبَرُ الْفَاسِقِ غَيْرُ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مَرْدُودَةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ وَ ذَلِكَ السُّنَّةُ عَلَى نَفْيِ رِوَايَةِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْأَخْبَارِ كَنَحْوِ دَلَالَةِ الْقُرْآنِ عَلَى نَفْيِ خَبَرِ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْأَثَرُ الْمَشْهُورُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ يُرَى أَنَّهُ كَذَبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ۔

١: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا وَ كَيْعُ عَنْ

باب: ثقات سے روایت کرنے کے وجوب اور

جھوٹے لوگوں کی روایات کے ترک میں

یاد رکھو! اللہ آپ کو توفیق دے ہر ایک محدث پر جو صحیح اور غیر صحیح احادیث میں پہچان رکھتا ہو۔ ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کی معرفت رکھتا ہو واجب ہے کہ وہ صرف ایسی روایات ذکر کرے جن کی اسناد صحیح ہوں اور ان کے راویوں میں سے کوئی راوی بھی جھوٹ سے متہم بدعتی اور مخالف سنت نہ ہو اور ان کا عیب فاش نہ ہو اور ہمارے اس قول کی دلیل ایسی لازم ہے کہ اس کا مخالف نہیں۔ وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے: ”مؤمنو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (مبادا) کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو۔ پھر تم کو اپنے کیے پر نادم ہونا پڑے“۔ نیز ارشادِ ربانی ہے: ”جو تمہارے پسندیدہ گواہ ہوں“ نیز ارشادِ باری ہے: ”ان لوگوں کو گواہ بناؤ جو عادل ہوں“ یہ آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ فاسق کی خبر غیر مقبول ہے اور جو شخص عادل نہ ہو اس کی گواہی مردود ہے۔ حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے میں اگرچہ کچھ فرق ہے مگر دونوں ایک بڑے معنی میں مشترک ہیں کیونکہ فاسق کی روایت اسی طرح محدثین کے نزدیک مردود ہے جس طرح عام لوگوں کے نزدیک اس کی گواہی غیر مقبول ہے اور حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ منکر کا روایات بیان کرنا درست نہیں۔ جس طرح قرآن مجید سے خبر فاسق کا غیر معتبر ہونا ثابت ہے اور وہ حدیث وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہرت کے ساتھ منقول ہے کہ جس نے علم کے باوجود جھوٹی حدیث کو میری طرف منسوب کیا وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

١: اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو اسناد کے ساتھ سیدنا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا سمرہ بن جندب سے روایت کیا ہے۔

شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ حَوْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَيْضًا قَالَ نَا وَكَعْبٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ سَفِيْنٌ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ۔

باب: رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی سختی کے

باب: تَغْلِيْظُ الْكَذْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

بیان میں

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲: امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ اس نے سنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ خطبہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر جھوٹ مت باندھو جو شخص میری طرف جھوٹ منسوب کرے گا وہ (ضرور) جہنم میں داخل ہوگا۔

۲: وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: قَالَ نَا عَنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ حَوْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبُ عَلَيَّ يَلْجُ النَّارَ۔

۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے تم سے بکثرت احادیث بیان کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ جو شخص عداً مجھ پر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۳: وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عَلِيَّةٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّهُ يَمْنَعُنِي أَنْ أَحْدِثَ كُفْمَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

۴: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۵: حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں مسجد میں آیا اور ان دنوں امیر کوفہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تھے۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ ایسا نہیں جیسا کہ کسی اور پر جھوٹ باندھنا۔ جو مجھ پر عداً جھوٹ باندھتا ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں

۵: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ رَبِيعَةَ الْوَالِئِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُغِيرَةَ أَمِيرُ قَوْمٍ قَالَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبِ عَلَيَّ أَحَدٍ فَمَنْ

بنالے۔

۶: ایک دوسری سند امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں لیکن اس میں ((اَنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَذِبًا عَلَى أَحَدٍ)) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

باب: بلا تحقیق ہر سنی ہوئی بات بیان کرنے کی ممانعت

کے بیان میں

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

۸: امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری سند کے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی روایت کی مثل حدیث بیان کی ہے۔

۹: حضرت ابو عثمان مہدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دینا ہی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

۱۰: حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جان لے اس بات کو کہ جو شخص ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے وہ غلطی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی ایسا شخص کبھی مقتداء اور امام بن سکتا ہے اس حال میں کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے۔

۱۱: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو نقل کر دینا ہی آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے کافی ہے۔

كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۶: وَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَذِبًا عَلَى أَحَدٍ۔

باب: النَّهْيُ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا

سَمِعَ۔

۷: وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ لَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

۸: وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

۹: وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

۱۰: وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَرِّحٍ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ لِي مَالِكٌ اذْكُرْ أَنَّ لَيْسَ بِسَلِيمٍ رَجُلٌ حَدَّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ وَلَا يَكُونُ إِمَامًا أَبَدًا وَهُوَ يُحَدِّثُ بِكُلِّ مَا سَمِعَ۔

۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بِحَسْبِ

الْمُرِّ مِنَ الْكُذْبِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.

۱۲: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ لَا يَكُونُ الرَّجُلُ إِمَامًا يُقْتَدَى بِهِ حَتَّى يُمْسِكَ عَنْ بَعْضِ مَا سَمِعَ.

۱۳: وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَأَلَنِي إِيَّاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكَ قَدْ كَلَفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْآنِ فَأَقْرَأْ عَلَيَّ سُورَةً وَ فَيَسِّرْ حَتَّى أَنْظُرَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ فَقَعَلْتُ فَقَالَ لِي أَحْفِظْ عَلَيَّ مَا أَقُولُ لَكَ إِيَّاكَ وَ الشَّاعَةَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّهُ قَالَ مَا حَمَلَهَا أَحَدٌ إِلَّا ذَلَّ فِي نَفْسِهِ وَ كُذِّبَ فِي حَدِيثِهِ.

۱۴: وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أَنْتَ بِمُحَدِّثٍ قَوْمًا حَدِيثًا لَا تَبْلُغُهُ عُقُولُهُمْ إِلَّا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِتْنَةٌ.

باب : النَّهْيُ عَنِ الرَّوَايَةِ عَنِ الضُّعَفَاءِ

وَالْإِحْتِيَاظُ فِي تَحْمِلِهَا

۱۵: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِيءٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي أَنْاسٌ يُحَدِّثُونَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَاهُمْ.

۱۶: وَ حَدَّثَنِي حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرَمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ السُّجَبِيُّ قَالَ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَرِيحٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَرَّاحِيلاً

۱۲: حضرت عبدالرحمن بن مہدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا انسان کبھی لائق اقتداء امام نہیں بن سکتا جب تک وہ سنی سنائی باتوں سے اپنی زبان کو نہیں روکے گا۔

۱۳: سفیان بن حسین سے مروی ہے کہ مجھ سے ایاس بن معاویہ نے پوچھا کہ میرا گمان ہے کہ تم قرآن کے حاصل کرنے میں بہت محنت کرتے ہو تو میرے سامنے ایک سورت پڑھو اور اسکی تفسیر بیان کرو تا کہ میں تمہارا علم دیکھوں۔ سفیان نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کیا۔ ایاس بن معاویہ نے کہا میری بات کو یاد رکھو کہ ناقابل اعتبار احادیث بیان نہ کرنا کیونکہ جس نے شاعت کو اختیار کیا وہ شخص خود بھی اپنی نظر میں حقیر ہو جاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اُس کو جھوٹا سمجھیں۔

۱۴: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم لوگوں سے ایسی احادیث بیان کرو گے جہاں ان کی عقل نہ پہنچ سکیں تو بعض لوگوں کے لیے یہ فتنہ کا باعث بن جائیگی۔ (یعنی وہ گمراہ ہو جائیں گے۔ اس لیے ہر شخص سے اس کی عقل کے موافق بات کرنی چاہیے)۔

باب : ضعیف لوگوں سے روایت کرنے کی نہی اور

روایت کے تحمل میں احتیاط کے بیان میں

۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت کے اخیر (زمانے) میں ایسے لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی احادیث بیان کیا کریں گے جن کو نہ تم نے اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد نے (اس سے پہلے) سنا ہوگا لہذا اُن (لوگوں) سے جس قدر ہو سکے دور رہنا۔

۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگ ہوں گے۔ تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے جن کو نہ تم نے نہ

تمہارے آباؤ اجداد نے سنا ہوگا۔ تم ایسے لوگوں سے بچے رہنا۔
(مبادا) وہ تمہیں گمراہ اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ
تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَلْيَاكُمُ وَإِيَّاهُمْ
لَا يُضِلُّوكُمْ وَلَا يَقْتُونُكُمْ۔

۱۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ
شیطان انسانی شکل و صورت میں قوم کے پاس آکر ان سے کوئی جھوٹی
بات کہہ دیتا ہے لوگ منتشر ہوتے ہیں ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے
کہ میں نے ایسے آدمی سے سنا یہ بات سنی ہے جس کی شکل سے واقف
ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔

۱۷: وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيعٌ قَالَ نَا
الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ
قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ فِي صُورَةِ
الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ
الْكُذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ
رَجُلًا أَعْرَفَ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ۔

۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سمندر
میں بہت سے شیاطین گرفتار ہیں جن کو حضرت سلیمان ع نے گرفتار کیا
ہے۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی شیطان نکل آئے اور لوگوں کے
سامنے قرآن پڑھے۔ (حالانکہ وہ قرآن نہ ہوگا)

۱۸: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ
فِي الْبَحْرِ شَيَاطِينَ مَسْجُونَةً أَوْ ثَقَهَا سُلَيْمَنُ
يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ عَلَى النَّاسِ قُرْآنًا۔

۱۹: حضرت طاووس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے احادیث بیان کیں۔ ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے بشیر کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث دہراؤ۔ بشیر نے
ان احادیث کو دہرایا پھر کچھ اور احادیث بیان کیں۔ ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے اس کو کہا کہ فلاں فلاں حدیث کو دوبارہ دہراؤ۔ بشیر نے وہ
احادیث پھر دہرا دیں اور عرض کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے میری
بیان کردہ سب احادیث کی تصدیق کی ہے یا تکذیب یا ان میں سے
صرف ان کی تکذیب کی ہے جن کو آپ نے دہرایا۔ حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ سے حدیث
بیان کیا کرتے تھے جب جا آپ پر جھوٹ نہیں باندھا جاتا تھا۔ پھر جب
لوگ اچھی اور بُری راہ پر چلنے لگے تو ہم نے احادیث بیان کرنا چھوڑ

۱۹: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو
وَالْأَشَعِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيدُ أَنَا
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ جَاءَ
هَذَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَعْنِي بَشِيرَ بْنَ كَعْبٍ فَجَعَلَ
يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثٍ كَذَا وَ كَذَا
فَعَادَ لَهُ ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عُدْ لِحَدِيثٍ كَذَا وَ كَذَا
فَعَادَ لَهُ فَقَالَ لَهُ مَا أَدْرِي أَعَرَفْتُ حَدِيثِي كُلَّهُ
وَأَنْكَرْتُ هَذَا أَمْ أَنْكَرْتُ حَدِيثِي كُلَّهُ وَ عَرَفْتُ
هَذَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يُكْذَبْ عَلَيْهِ فَلَمَّا
رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ

دیں۔

۲۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم حدیث یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث یاد کی جاتی تھیں لیکن جب تم ہر اچھی اور بری راہ پر چلنے لگے تو اب اعتماد اور اعتبار ختم ہو گیا اور ہم نے اس فن کو چھوڑ دیا۔

۲۱: حضرت مجاہد رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ بشیر بن کعب عدویٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور احادیث بیان کرنا شروع کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نہ اس کی احادیث غور سے سنیں اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ بشیر نے عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا بات ہے کہ میں آپ کے سامنے رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کر رہا ہوں اور آپ سنتے ہی نہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک وہ وقت تھا کہ جب ہم کسی سے یہ سنتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو ہماری نگاہیں دفعتاً بے اختیار اُس کی طرف لگ جاتیں اور غور سے اُس کی حدیث سنتے۔ لیکن جب سے لوگوں نے ضعیف اور ہر قسم کی روایات بیان کرنا شروع کر دیں تو ہم صرف اُسی حدیث کو سن لیتے ہیں جس کو صحیح سمجھتے ہیں۔

۲۲: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا کہ میرے پاس کچھ احادیث لکھوا کر پوشیدہ طور پر بھجوا دو۔ ابن عباس نے فرمایا لڑکا خیر خواہ دین ہے۔ میں اس کے لیے احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث کو منتخب کروں گا اور چھپانے کی باتیں چھپالوں گا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدنا علیؑ کے فیصلے منگوائے اور ان میں بعض باتیں لکھنے لگے اور بعض باتوں کو دیکھ کر فرماتے اللہ کی قسم! علیؑ نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو وہ بھٹک گئے ہیں (یعنی لوگوں نے فیصلہ جات علیؑ میں خلط ملط کر دیا ہے)۔

۲۳: حضرت طاؤس رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

عند۔

۲۰: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا إِذَا رَكِبْتُمْ كُلَّ صَعْبٍ وَ ذَلُولٍ فَهَيَّاهُ.

۲۱: وَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغِيلَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيُّ قَالَ نَا رِبَاحٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ جَاءَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَأْذَنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِي لَا أَرَاكَ تَسْمَعُ لِحَدِيثِي أَحَدٌ لَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْمَعُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَرَّةً إِذَا سَمِعْنَا رَجُلًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْتَدَرْتُهُ ابْصَارُنَا وَ أَصْغَيْنَا إِلَيْهِ بِأَذَانِنَا فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّبْعَةَ وَ الذَّلُولَ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا نَعْرِفُ.

۲۲: وَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِوَ وَ الصَّبِيُّ قَالَ نَا نَافِعُ بْنُ عَمْرِو عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَسْأَلُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابًا وَ يُخْفِيَ عَنِّي فَقَالَ وَلَكِنْ نَاصِحٌ أَنَا اخْتَارُ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَ أَخْفَى عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بَقَضَاءَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَجَعَلَ يَكْتُبُ مِنْهُ أَشْيَاءَ وَ يَمُرُّ بِهِ الشَّيْءُ فَيَقُولُ وَ اللَّهُ مَا قَضَى أَنْ يَكُونَ ضَلًّا.

مُرُو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کی کتاب لائی گئی تو انہوں نے سب کو مٹا دیا سوائے چند سطور کے۔ سفیان بن عیینہ نے اپنے ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کیا۔

۲۴: حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے ان باتوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد نکالا تو علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو تباہ کرے کیسا علم کو بگاڑا۔

۲۵: حضرت ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے مغیرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت کرتے ہیں اس کی تصدیق نہ کی جائے سوائے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے۔

باب: اسناد حدیث کی ضرورت کے بیان میں اور راویوں پر تنقید کی اہمیت کے بارے میں کہ وہ غیبت محرمہ نہیں

ہے

۲۶: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ مشہور تابعی نے فرمایا کہ علم حدیث دین ہے تو دیکھو کہ کس شخص سے تم اپنا دین حاصل کر رہے ہو۔

۲۷: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے لوگ اسناد کی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے لیکن جب دین میں بدعات اور فتنے داخل ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ اپنی اپنی سند بیان کرو۔ پس جس حدیث کی سند میں اہلسنت راوی دیکھتے تو ان کی حدیث لے لیتے اور اگر سند میں اہل بدعت راوی دیکھتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْبِرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أُنِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فِيهِ قَضَاءٌ عَلَى قَمَحَاهُ إِلَّا قَدَرٌ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِذِرَاعِهِ۔

۲۴: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ أَدَمَ قَالَ نَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ لَمَّا أَجَدْتُمَا بِلَكَ الْأَشْيَاءَ بَعْدَ عَلِيٍّ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَيْ عِلْمِ أَفْسَدُوا۔

۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمَغِيرَةَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ يَصْدُقْ عَلِيٌّ عَلِيٌّ فِي الْحَدِيثِ عَنْهُ إِلَّا مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

باب: بَيَانُ أَنَّ الْإِسْنَادَ مِنَ الدِّينِ وَأَنَّ الرِّوَايَةَ لَا تَكُونُ إِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ وَإِنْ جَرَّحَ الرِّوَاةُ بِمَا هُوَ فِيهِمْ جَائِزٌ بَلْ وَاجِبٌ وَأَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْغَيْبَةِ الْمُحَرَّمَةِ

۲۶: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَهْشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَقَّالٌ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَنْ مَنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ۔

۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ لَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُونُوا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوا سَمُّوا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤَخِّدُ حَدِيثَهُمْ وَيَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْبِدْعِ فَلَا يُؤَخِّدُ حَدِيثَهُمْ۔

۲۸: حضرت سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں طاؤس سے ملا اور اس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے اس طرح حدیث بیان کی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھی ثقہ ہے تو اس سے حدیث بیان کر۔

۲۹: حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ فلاں شخص نے مجھ سے ایسی حدیث بیان کی ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر تیرا ساتھی ثقہ ہے تو تو اس سے حدیث بیان کر۔

۳۰: حضرت ابن ابی الزناد عبد اللہ بن ذکوان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں سو (۱۰۰) آدمی ایسے پائے جو نیک سیرت تھے مگر انہیں روایت حدیث کا اہل نہیں سمجھا جاتا تھا اور ان سے حدیث نہیں لی جاتی تھی۔

۳۱: حضرت مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے ثقہ لوگوں (راویوں) کے کسی کی حدیث نقل نہ کرو۔

۳۲: حضرت عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسناد حدیث اُمور دین سے ہیں اور اگر اسناد نہ ہو تو آدمی جو چاہتا کہہ دیتا اور عباس بن رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے اور لوگوں کے درمیان اسناد ستونوں کی طرح ہیں اور ابو اسحق ابراہیم بن عیسیٰ الطالقانی فرماتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اے ابو عبد الرحمن! اس حدیث کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لیے نماز پڑھے اور اپنے روزے

۲۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ أَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ تَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ لَقِيتُ طَاوُسًا فَقُلْتُ حَدِّثْنِي فَلَانٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ قَالَ إِنْ كَانَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ۔

۲۹: وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّمَشْقِيُّ قَالَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ قُلْتُ لَطَاوُسٍ إِنْ فَلَانًا حَدَّثَنِي بِكَذَا وَكَذَا قَالَ إِنْ كَانَ صَاحِبَكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ۔

۳۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ تَنَا الْأَصْمَعِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَذْرَكْتُ بِالْمَدِينَةِ مِائَةً كُلُّهُمْ مَأْمُونٌ مَا يُؤْخَذُ عَنْهُمْ الْحَدِيثُ يُقَالُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ۔

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ حَوْ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الثِّقَاتُ۔

۳۲: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ وَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ الْإِسْنَادُ مِنَ الدِّينِ وَلَوْلَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ قَالَ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ رِزْمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمُ يَعْنِي الْإِسْعَادَ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ عِيسَى الطَّالِقَانِيَّ قَالَ قُلْتُ لُمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَدِيثُ

الَّذِي جَاءَ إِنْ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تَصِلَ
لِأَبْوَابِكَ مَعَ صَلَاتِكَ وَتَصُومَ لَهْمَا مَعَ صَوْمِكَ
قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَا إِسْحَقَ عَنْ مَنْ هَذَا
قَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شَهَابِ بْنِ خِرَاشٍ
فَقَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ
دِينَارٍ قَالَ ثِقَةٌ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا إِسْحَقَ إِنْ بَيْنَ
الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَفَاوِزُ تَنْقَطِعُ فِيهَا أَعْنَاقُ الْمَطِيِّ وَلَكِنْ
لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ وَقَالَ مُحَمَّدٌ سَمِعْتُ
عَلِيَّ بْنَ شَقِيقٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ
يَقُولُ عَلَى رُؤُوسِ النَّاسِ دَعَا حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ
ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَسُبُّ السَّلَفَ.

۳۳: وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ النَّضْرُ بْنُ أَبِي النَّضْرِ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ ثَنَا
أَبُو عَقِيلٍ صَاحِبُ بَهْيَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ
الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَقَالَ
يَحْيَى لِلْقَاسِمِ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ قَبِيحٌ عَلَى مِثْلِكَ
عَظِيمٌ أَنْ تُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ هَذَا الدِّينِ فَلَا
يُوجَدُ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ وَلَا فَرْجٌ أَوْ عِلْمٌ لَا
مَخْرَجَ فَقَالَ لَهُ الْقَاسِمُ وَ عَمَّ ذَاكَ قَالَ لِأَنَّكَ ابْنُ
إِمَامِي هُدَى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ
عَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ يَقُولُ لَهُ الْقَاسِمُ
أَقْبَحُ مِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ
بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَخْذَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ فَسَكَتَ فَمَا
أَجَابَهُ.

۳۴: وَ حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُبَيْدِيُّ قَالَ

کے ساتھ اُن کے لیے روزہ رکھے۔ ابن مبارک نے فرمایا کہ یہ حدیث
کس کی روایت کردہ ہے؟ میں نے کہا یہ حدیث شہاب بن خراش سے
مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تو ثقہ ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ انہوں
نے کس سے روایت کی ہے؟ میں نے کہا حجاج بن دینار سے۔ انہوں
نے فرمایا کہ وہ بھی ثقہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے کس سے
روایت کی ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔
حضرت ابن مبارک نے فرمایا اے ابوالحق! حجاج اور رسول اکرم ﷺ
کے درمیان تو اتنا طویل زمانہ ہے جس کو طے کرنے کیلئے اونٹوں کی
گردنیں تھک جائیں گی (یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ حجاج بن دینار تبع
تابعین ہے) البتہ صدقہ دینے میں کسی کا اختلاف نہیں (نماز روزہ نفلی کا
ثواب والدین کو پہنچتا ہے)۔ علی بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ
بن مبارک سے برسر عام سنا وہ فرما رہے تھے کہ عمرو بن ثابت کی
روایات کو چھوڑ دو کیونکہ یہ شخص اسلاف کو گالیاں دیتا ہے۔

۳۳: حضرت ابو عقیل (یحییٰ بن متوکل ضریر) جو کہ مولیٰ تھا بیہ کا (بیہ
ایک عورت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہے)
نے فرمایا کہ میں قاسم بن عبید اللہ اور یحییٰ بن سعید کے پاس بیٹھا تھا۔
یحییٰ نے قاسم سے کہا کہ اے ابو محمد آپ جیسے عظیم الشان عالم دین کیلئے
یہ بات باعث عار ہے کہ آپ سے دین کا کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور
آپ کو اس کا نہ کچھ علم ہو نہ اس کا حل اور نہ ہی اس کا جواب۔ قاسم نے
پوچھا کیوں باعث عار ہے؟ یحییٰ نے کہا اس لیے کہ آپ دو بڑے
بڑے اماموں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے ہیں (قاسم ابو بکر رضی اللہ
عنہ کے نواسے اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں) قاسم نے
کہا کہ یہ بات اس سے بھی زیادہ باعث عار ہے اُس شخص کے لیے جس
کو اللہ نے عقل عطا فرمائی ہو کہ میں بغیر علم کوئی بات کہوں یا میں اُس
شخص سے روایت کروں جو ثقہ نہ ہو۔ یہ سن کر یحییٰ خاموش ہو گئے اور
اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

۳۴: حضرت ابو عقیل صاحب بیہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر کے

بیٹے سے کسی نے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا۔ جس کے بارے میں انہیں علم نہ تھا۔ یہ دیکھ کر یحییٰ بن سعید نے ان سے کہا۔ کہ یہ امر مجھ پر بہت گراں گزرا کہ آپ جیسے شخص سے (جو بیٹا ہے دو جلیل القدر ائمہ عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا) سے کوئی بات پوچھی جائے اور آپ اس کے جواب سے لاعلم ہوں۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم اس سے بڑھ کر یہ بات زیادہ بُری ہے اللہ کے نزدیک اور جس کو اللہ نے عقل دی ہو کہ وہ بغیر علم کے کوئی بات بتلائے یا میں جواب دوں کسی غیر ثقہ کی روایت سے۔ سفیان نے کہا یحییٰ بن متوکل اس گفتگو کے وقت موجود تھے جب انہوں نے کہا۔

۳۵: حضرت یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری شعبہ مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا کہ لوگ مجھ سے ایسے شخص کی روایت کے بارے میں پوچھتے ہیں جو روایت حدیث میں ثقہ و معتبر نہیں ہے۔ ان سب ائمہ حدیث نے فرمایا کہ لوگوں کو بتا دو کہ وہ راوی ناقابل اعتبار ہے (اس میں گناہ غیبت نہ ہوگا کیونکہ مقصود حفاظت دین ہے نہ کہ توہین راوی)۔

۳۶: حضرت نصر بن شمیل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابن عون اپنے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے تھے کسی نے ان سے شہر بن حوشب کی روایات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ شہر کو لوگوں نے طعن کیا اور طعن کے نیزوں نے زخمی کیا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے اس کی تضعیف کر کے اس میں کلام کیا اور کلام کے نیزوں سے اس کو گھائل کیا ہے۔

۳۷: حضرت شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میری شہر سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے ان کی روایت کو قابل اعتبار نہیں سمجھا۔

۳۸: حضرت علی بن حسین بن واقد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری سے کہا کہ تم عباد بن کثیر کے حالات سے واقف ہو کہ وہ جب کوئی حدیث بیان کرتا ہے تو عجیب و غریب بیان کرتا ہے۔ آپ کی اس کے بارے میں کیا رائے ہے کہ میں لوگوں کو ان سے احادیث بیان کرنے سے روک دوں؟ حضرت سفیان

سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ أَخْبَرُونِي عَنْ أَبِي عَقِيلٍ صَاحِبِ بَهْيَةِ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ لَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أُعْظِمُ أَنْ يَكُونَ مِثْلَكَ وَأَنْتَ ابْنُ أَمَامِي الْهُدَى يَعْنِي عُمَرَو بْنَ عُمَرَ تُسْتَلُّ عَنْ أَمْرِ لَيْسَ عِنْدَكَ فِيهِ عِلْمٌ فَقَالَ أَعْظِمُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهِ عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ مَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ أَنْ أَقُولَ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ أَخْبِرَ عَنْ غَيْرِ ثِقَةٍ قَالَ وَشَهِدَهُمَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حِينَ قَالَا ذَلِكَ۔

۳۵: وَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَ شُعْبَةَ وَ مَالِكًا وَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَبَاتًا فِي الْحَدِيثِ فَيَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالُوا أَخْبِرْ عَنْهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبَّتٍ۔

۳۶: وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّضَرَ يَقُولُ سِئِلَ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثٍ لِشَهْرٍ وَ هُوَ قَائِمٌ عَلَى أُسْكَفَةِ الْبَابِ فَقَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَّكَوَهُ إِنَّ شَهْرًا نَزَّكَوَهُ قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمٌ بْنُ الْحَجَّاجِ يَقُولُ أَخَذَتْهُ أَلْسِنَةُ النَّاسِ تَكَلَّمُوا فِيهِ۔

۳۷: وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ: قَالَ لَنَا شَبَابَةُ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَ قَدْ لَقِيتُ شَهْرًا فَلَمْ أَعْتَدْ بِهِ۔

۳۸: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ مِنْ أَهْلِ مَرَوْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ أَنَّ عَبَادَ كَثِيرٍ مَنْ تَعْرِفُ حَالَهُ وَإِذَا حَدَّثَ جَاءَ بِأَمْرِ قَرِيٍّ أَنْ أَقُولَ لِلنَّاسِ لَا تَأْخُذُوا عَنْهُ قَالَ

نے کہا کیوں نہیں۔ ابن مبارک نے فرمایا کہ جس مجلس میں میری موجودگی میں عباد بن کثیر کا ذکر آتا تو میں اس کی دینداری کی تعریف کرتا لیکن یہ بھی کہہ دیتا کہ اس کی احادیث نہ لو۔ عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا کہ عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں شعبہ کے پاس گیا کہ عباد بن کثیر سے روایت حدیث میں بچو۔

۳۹: حضرت فضل بن سہلؒ نے بیان کیا کہ میں نے معطلی رازی سے مہمد بن سعید کے متعلق سوال کیا جس سے عباد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے کہا کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے خبر دی کہ میں ایک دن عباد کے دروازہ پر کھڑا تھا اور سفیان اس کے پاس تھے جب سفیان باہر نکلے تو میں نے ان سے عباد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ یہ بہت جھوٹا آدمی ہے۔

۴۰: حضرت سعید قطانؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نیک لوگوں کا کذب فی الحدیث سے بڑھ کر کوئی جھوٹ نہیں دیکھا۔ ابن ابی عتاب نے کہا کہ میری ملاقات سعید قطان کے بیٹے سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میرے باپ کہتے تھے کہ ہم نے نیک لوگوں کا جھوٹ حدیث میں کذب سے بڑھ کر کسی بات میں نہیں دیکھا۔ امام مسلمؒ نے اس کی تاویل یوں ذکر کی ہے کہ جھوٹی حدیث ان کی زبان سے نکل جاتی ہے وہ قصد جھوٹ نہیں بولتے۔

۴۱: حضرت خلیفہ بن موسیٰؒ بیان کرتے ہیں کہ میں غالب بن عبید اللہ کے پاس گیا تو وہ مجھے مکحول کی روایات لکھوانے لگا۔ اتنے میں اسے پیشاب آگیا وہ چلا گیا۔ میں نے اسکی اصل کتاب میں دیکھا تو اس میں وہ روایت اس طرح تھی کہ ابان نے انس سے روایت کی اور ابان نے فلاں شخص سے۔ یہ دیکھ کر میں نے اس سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور اٹھ کر چلا گیا اور امام مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علیؒ لکھوانی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابی المقدام کی روایت عمر بن عبد العزیز کی سند سے دیکھی۔ ہشام نے کہا مجھے ایک شخص نے جس کو یحییٰ کہا جاتا ہے۔ ایک حدیث محمد بن کعب

سُفَیْنُ بَلَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ ذُكِرَ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ أَتَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَأَتَّخِذُوا عَنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ انْتَهَيْتُ إِلَى شُعْبَةَ فَقَالَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ فَأَحْذَرُوهُ۔

۳۹: وَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ سَأَلْتُ مُعَلَّى الرَّازِيَّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الَّذِي رَوَى عَنْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثِيرٍ فَأَخْبَرَنِي عَنْ عِيْسَى ابْنِ يُونُسَ قَالَ كُنْتُ عَلَى بَابِهِ وَ سُفْيَانُ عِنْدَهُ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ كَذَّابٌ۔

۴۰: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَفَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ تَرَ الصَّالِحِينَ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَتَابٍ فَلَقِيتُ أَنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ لَمْ تَرَ أَهْلَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ أَكْذَبَ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ قَالَ مُسْلِمٌ يَقُولُ يَجْرِي الْكِذْبُ عَلَى لِسَانِهِمْ وَلَا يَتَعَمَّدُونَ الْكُذْبَ۔

۴۱: حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَلِيفَةُ بْنُ مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى غَالِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَجَعَلَ يُمْلِي عَلَيَّ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ فَأَخَذَهُ الْبُولُ فَقَامَ فَتَنَظَّرْتُ فِي الْكُرَّاسَةِ فَإِذَا فِيهَا حَدَّثَنِي أَبَانُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبَانَ عَنْ فَلَانٍ فَتَرَكْتُهُ وَقُمْتُ وَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ فِي كِتَابِ عَفَّانَ حَدِيثَ هِشَامِ أَبِي الْمِقْدَامِ حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ يَحْيَى

سے بیان کی میں نے عفان بن فلاں سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہشام نے خود اس حدیث کو محمد بن کعب سے سنا ہے۔ عفان نے کہا ہشام اسی حدیث کی وجہ سے مصیبت میں پڑ گیا کیونکہ پہلے کہتا تھا کہ مجھ سے یحییٰ نے محمد سے روایت کی پھر اسکے بعد اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے اس روایت کو محمد سے سنا ہے اور واسطہ کو حذف کر دیا۔

۴۲: حضرت عبداللہ بن عثمان بن جبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ وہ شخص کون ہے جس سے آپ نے عبداللہ بن عمرو کی یہ روایت بیان کی ہے کہ عید الفطر تحفہ تحائف کا دن ہے۔ ابن مبارک نے جواب دیا کہ وہ سلیمان بن حجاج ہے۔ جو میں نے نقل کروائی ہیں اور تیرے پاس ہیں ان میں غور و فکر کر لو۔ ابن قہزاد نے کہا کہ میں نے وہب بن زمعہ سے سنا وہ روایت کرتے تھے۔ سفیان بن عبد الملک سے کہ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ میں نے روح بن غطفیف کو دیکھا اور اسکی مجلس میں بیٹھا ہوں جس نے درہم سے کم خون کی نجاست معاف ہے والی حدیث روایت کی ہے۔ پھر میں اپنے دوستوں سے شرمانے لگا کہ وہ مجھے اس کے پاس بیٹھا دیکھیں اسکی حدیث کی ناپسندیدگی کی وجہ سے اور اسکی روایت میں نامقبولی کی وجہ سے۔

۴۳: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بقیہ بن ولید سچا آدمی ہے لیکن وہ ہر آنے جانے والے آدمی سے حدیث لے لیتا ہے۔

۴۴: عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے حارث اعور ہمدانی نے حدیث بیان کی اور وہ جھوٹا آدمی تھا۔

۴۵: حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے حارث اعور نے حدیث بیان کی اور شعبی اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ اعور جھوٹوں میں سے ایک ہے۔

بُنْ فَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قُلْتُ لِعِفَّانٍ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ هَشَامٌ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ : إِنَّمَا ابْتُلِيَ مِنْ قَبْلِ هَذَا الْحَدِيثِ كَانَ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ ثُمَّ أَدْعَى بَعْدُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدٍ.

۴۲: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْزَادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُثْمَانَ ابْنَ جَبَلَةَ يَقُولُ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي رَوَيْتَ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَوْمَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْجَوَائِزِ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنْظِرْ مَا وَضَعْتَ فِي يَدِكَ مِنْهُ قَالَ ابْنُ قَهْزَادٍ وَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ زَمْعَةَ يَذْكُرُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ رَأَيْتُ رَوْحَ بْنَ غُطَيْفٍ صَاحِبَ الدَّمِ قَدَّرَ الدَّرْهَمَ وَ جَلَسْتُ إِلَيْهِ مَجْلِسًا فَجَعَلْتُ أَسْتَحْيِي مِنْ أَصْحَابِي أَنْ يَرَوْنِي جَالِسًا مَعَهُ كُرَّةَ حَدِيثِهِ.

۴۳: وَ حَدَّثَنِي ابْنُ قَهْزَادٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا يَقُولُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ بَقِيَّةٌ صَدُوقُ اللِّسَانِ وَلَكِنَّهُ يَأْخُذُ عَنْ مَنْ أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ.

۴۴: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ الْهَمْدَانِيُّ وَ كَانَ كَذَّابًا.

۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرَادٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ نَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُقْصِلٍ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَهُوَ يَشْهَدُ بِذَلِكَ.

۴۶: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ

۴۶: ابراہیم نخعیؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ نے کہا کہ میں نے

قرآن کریم دو سال میں پڑھا۔ حارث نے کہا قرآن آسان ہے اور احادیث کو حاصل کرنا مشکل ہے۔

۴۷: حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حارث نے کہا کہ میں نے قرآن تین سال میں سیکھا اور احادیث مبارکہ کو دو سال میں یاد کیا: حدیث تین سال میں اور قرآن دو سال میں۔

مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ فَقَالَ الْحَرِثُ الْقُرْآنَ هَيِّنَ الْوَحْيُ أَشَدُّ. ۴۷: وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا أَحْمَدُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَرِثَ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْقُرْآنَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْوَحْيَ فِي سَنَتَيْنِ أَوْ قَالَ الْوَحْيَ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ وَالْقُرْآنَ فِي سَنَتَيْنِ.

۴۸: حضرت ابراہیم مغیرہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حارث متہم تھا (کذب ذیادہ کے ساتھ)۔

۴۸: وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْحَرِثَ أَتَاهُمْ.

۴۹: حمزہ زیات سے روایت ہے کہ مرہ ہمدانی نے حارث سے کوئی (جھوٹی) حدیث سنی تو حارث کو کہا کہ دروازہ پر بیٹھ جاؤ۔ مرہ اندر گئے اور تلوار لے آئے اور کہا کہ حارث نے آہٹ محسوس کی کہ کوئی شر ہونے والا ہے تو وہ چل دیا۔

۴۹: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ قَالَ سَمِعَ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ مِنَ الْحَارِثِ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ اقْعُدْ بِالْبَابِ قَالَ فَدَخَلَ مُرَّةٌ وَ أَخَذَ سَيْفَهُ وَ قَالَ وَ أَحَسَّ الْحَرِثُ بِالشَّرِّ فَذَهَبَ.

۵۰: حضرت ابن عون رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابراہیم سے کہا کہ مغیرہ بن سعید اور ابو عبد الرحیم سے بچو کیونکہ وہ دونوں جھوٹے آدمی ہیں۔

۵۰: وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا إِبْرَاهِيمُ إِيَّاكُمْ وَ الْمُغِيرَةَ بْنَ سَعِيدٍ وَ أَبَا عَبْدِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ.

۵۱: حضرت عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شباب کے زمانہ میں ابو عبد الرحمن سلمیٰ کے پاس آیا کرتے تھے اور وہ ہمیں فرماتے تھے کہ ابو الاحوص کے علاوہ قصہ خوانوں کے پاس مت بیٹھا کرو اور بچو تم شقیق سے اور کہا کہ یہ شقیق خارجیوں کا سوا اعتقاد رکھتا تھا۔ یہ شقیق ابو وائل نہیں ہے۔

۵۱: وَ حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا عَاصِمٌ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ وَ نَحْنُ غِلْمَةٌ أَيَقَاعُ فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَا تُجَالِسُوا الْقُصَّاصَ غَيْرَ أَبِي الْأَحْوَصِ وَ إِيَّاكُمْ وَ شَقِيقًا قَالَ وَ كَانَ شَقِيقُ هَذَا يَرَى رَأَى الْخَوَارِجَ وَ لَيْسَ بِأَبِي وَ آئِلٍ.

۵۲: حضرت جریر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے ملاقات کی لیکن میں نے اس سے کسی روایت کو نہیں لکھا۔ وہ رجعت کا باطل عقیدہ رکھتا تھا۔

۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو الرَّاظِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ الْجُعْفِيَّ فَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ بِالرَّجْعَةِ.

۵۳: حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اَدَمَ قَالَ نَا مِسْعَرٌ قَالَ نَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ قَبْلَ اَنْ يُحَدِّثَ مَا اَحَدَتْ.

۵۳: حضرت مسعر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے جابر بن یزید نے حدیث نے بیان کی اختراع بدعت سے پہلے۔

۵۴: وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَحْمِلُونَ عَنْ جَابِرٍ قَبْلَ اَنْ يُظْهِرَ مَا اَظْهَرَ فَلَمَّا اَظْهَرَ اتَّهَمَهُ النَّاسُ فِي حَدِيثِهِ وَتَرَكْتُهُ بَعْضُ النَّاسِ فَقِيلَ لَهُ وَمَا اَظْهَرَ؟ قَالَ الْإِيمَانُ بِالرَّجْعَةِ.

۵۴: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ جابر سے اس کے عقیدہ باطلہ کے اظہار سے پہلے احادیث بیان کرتے تھے۔ لیکن جب اس کا عقیدہ باطل ظاہر ہو گیا اور لوگوں نے اس کو حدیث میں متہم کیا اور بعض حضرات نے اس سے روایت ترک کر دی۔ سفیان سے کہا گیا کہ اس نے کس عقیدہ کا اظہار کیا تھا؟ سفیان نے کہا ”رجعت“ کا۔

تشریح: رجعت سے یہاں مراد وافض کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابر میں زندہ ہیں ان کی اولاد ہے۔ جب امام برحق پیدا ہوگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شیعوں کو ابر سے اس کے ساتھ شریک ہونے کی آواز دیں گے تو سب شیعہ اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ یہ عقیدہ دین و عقل کے خلاف ہے اسی کو وافض عقیدہ رجعت کہتے ہیں۔

۵۵: وَ حَدَّثَنِي حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ نَا أَبُو يَحْيَى الْجَمَانِيُّ قَالَ نَا قَبِيصَةُ وَآخَرُهُ اَتَهُمَا سَمِعَا الْجَرَّاحَ بْنَ مَلِيحٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ عِنْدِي سَبْعُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّهَا.

۵۵: جراح بن ملیح کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ستر ہزار احادیث ابو جعفر سے مروی میرے پاس موجود ہیں۔

۵۶: وَ حَدَّثَنِي حَبَّاجُ بْنُ شَاعِرٍ قَالَ نَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ أَوْ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي لَخَمْسِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا بَشْيَءٍ قَالَ ثُمَّ حَدَّثْتُ يَوْمًا بِحَدِيثٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ الْخَمْسِينَ أَلْفًا.

۵۶: حضرت زہیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے جابر سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس پچاس ہزار احادیث ہیں جن میں سے میں نے ابھی تک کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ زہیر کہتے ہیں پھر اس نے ایک دن ایک حدیث بیان کرنے کے بعد کہا یہ ان پچاس ہزار میں سے ہے۔

۵۷: وَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ تَخَالِدٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجَعْفِيُّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ أَلْفَ حَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۷: حضرت سلام بن ابی مطیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے جابر جعفی سے سنا وہ کہتے تھے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی پچاس ہزار احادیث مبارکہ (کا ذخیرہ موجود) ہے۔

۵۸: وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

۵۸: حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ایک آدمی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ عزوجل کے قول: فَلَنْ

أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ خَيْرُ
الْخَكَمِينَ) کی تفسیر پوچھی تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس آیت کی
تفسیر ابھی ظاہر نہیں ہوئی۔ سفیان نے کہا کہ اس نے جھوٹ بولا۔
ہم نے کہا کہ جابر کی اس سے کیا مراد تھی؟ سفیان نے کہا کہ رافضی
یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بادلوں میں ہیں اور ہم ان کی
اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے۔ یہاں تک کہ آسمان سے
حضرت علی رضی اللہ عنہ آواز دیں گے کہ نکلو فلاں کے ساتھ۔ جابر
کہتا ہے کہ اس آیت کی تفسیر یہ ہے: اور اس نے جھوٹ کہا ہے
اس لیے کہ یہ آیت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے متعلق
ہے۔

رَجُلًا سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿فَلَنْ أَبْرَحَ
الْأَرْضَ حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي وَهُوَ
خَيْرُ الْخَكَمِينَ﴾ (يوسف : ۸۵) قَالَ فَقَالَ جَابِرٌ
لَمْ يَجِبْ ء تَأْوِيلُ هَذِهِ قَالَ سُفْيَانُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ وَكَذَبَ فَقُلْنَا وَمَا أَرَادَ بِهَذَا؟ فَقَالَ إِنَّ
الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّحَابِ فَلَا نَخْرُجُ
مَعَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ وَلَدِهِ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ
السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي أَخْرُجُوا مَعَ فَلَانٍ
يَقُولُ جَابِرٌ قَدْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ : ﴿وَكَذَبَ
كَانَتْ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ﴾

۵۹: حضرت سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں میں نے جابر سے تیس ہزار
ایسی احادیث سنی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک حدیث کو بھی میں ذکر کرنا
مناسب نہیں سمجھتا۔ خواہ اس کے بدلے مجھے کتنا ہی مال و عزت ملے اور
سفیان کہتے ہیں میں نے ابو غسان محمد بن عمرو رازی سے سنا وہ کہتے تھے
میں نے جریر بن عبد الحمید سے پوچھا کہ کیا آپ حارث بن حصیرہ سے
ملے ہیں؟ کہا ہاں! وہ ایک بوڑھا شخص ہے۔ اکثر خاموش رہتا ہے لیکن
بہت بڑی بات پر اصرار کرتا ہے۔

۵۹: وَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ
قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يُحَدِّثُ بِنَحْوِ مَنْ ثَلَاثِينَ أَلْفَ
حَدِيثٍ مَا اسْتَحْلُ أَنْ أَذْكَرَ مِنْهَا شَيْئًا وَإِنْ لِي كَذَا
وَ كَذَا وَسَمِعْتُ أَبَا غَسَّانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو
وَالرَّازِيَّ قَالَ سَأَلْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ الْحَمِيدِ فَقُلْتُ
الْحَرِثُ بْنُ حَصِيرَةَ لَقِيْتَهُ؟ قَالَ نَعَمْ شَيْخٌ طَوِيلُ
السُّكُوتِ يُصِرُّ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ۔

۶۰: حضرت حماد بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایوب نے ایک شخص
(ابو امیہ عبد الکریم) کے بارے میں فرمایا کہ وہ راست گو نہیں اور
دوسرے کا ذکر فرمایا کہ وہ تحریر میں زیادتی کرتا ہے۔

۶۰: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ وَ
ذَكَرَ أَيُّوبُ رَجُلًا يَوْمًا فَقَالَ لَمْ يَكُنْ بِمُسْتَقِيمٍ
اللسان وَ ذَكَرَ آخَرَ فَقَالَ هُوَ يَزِيدُ فِي الرَّقْمِ۔

۶۱: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایوب نے کہا
کہ میرا ایک ہمسایہ ہے پھر اس کی خوبیوں کا ذکر کیا تاہم وہ دو کھجوروں
کے بارے میں بھی شہادت دے تو میں اس کی گواہی کو جائز نہیں سمجھوں
گا۔

۶۱: حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ
حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَيُّوبُ إِنَّ لِي
جَارًا ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَوْ شَهِدَ عَلَى تَمْرَتَيْنِ مَا
رَأَيْتُ شَهَادَتَهُ جَائِزَةً۔

۶۲: حضرت معمر بن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے ایوب کو کسی شخص کی غیبت
کرتے نہیں دیکھا سوائے ابو امیہ عبد الکریم کے۔ ذکر کیا انہوں نے

۶۲: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ
قَالَا نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ مَا رَأَيْتُ أَيُّوبَ

اس کا کہ وہ غیر ثقہ ہے۔ اس نے مجھ سے حضرت عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہتا ہے کہ میں نے عکرمہ سے سنا ہے۔

اُعْتَابَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا عَبْدَ الْكَرِيمِ يَعْنِي أَبَا أُمَيَّةَ فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ لَقَدْ سَأَلَنِي عَنْ حَدِيثٍ لِعَكْرِمَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ عَكْرِمَةَ۔

۶۳: حضرت ہمام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نفع بن حارث ابوداؤد نابینا ہمارے پاس آیا اور بیان کرنا شروع کر دیا کہ ہم سے براء بن عازب اور زید بن ارقم نے بیان کیا۔ ہم نے اس کی حضرت قتادہ سے تحقیق کی انہوں نے کہا یہ جھوٹا ہے اس نے ان سے نہیں سنا یہ شخص طاعون جارف کے زمانہ میں لوگوں سے بھیک مانگتا پھرتا تھا۔

۶۳: حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى فَجَعَلَ يَقُولُ تَنَا الْبَرَاءُ وَتَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِقَتَادَةَ فَقَالَ كَذَبَ مَا سَمِعَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ سَانِلًا يَتَكَفَّفُ النَّاسَ زَمَنَ طَاعُونِ الْجَارِفِ۔

خبر: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طاعون جارف ۶۷ھ یا ۸۷ھ میں واقع ہوا تھا۔

۶۴: حضرت ہمام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوداؤد اعلمی حضرت قتادہ کے پاس آیا۔ جب وہ چلا گیا تو لوگوں نے کہا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے کہ وہ اٹھارہ بدری صحابہ سے ملا ہے۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ یہ طاعون جارف سے پہلے بھیک مانگتا تھا۔ اس کا روایت حدیث سے کوئی لگاؤ تھا نہ یہ اس فن میں گفتگو کرتا تھا۔ اللہ کی قسم سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص کے علاوہ کسی بدری صحابی سے حسن بصری اور سعید بن مسیب جیسے لوگوں نے بھی روایت نہیں کی ہے۔

۶۴: وَ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلَوَانِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا هَمَّامٌ قَالَ دَخَلَ أَبُو دَاوُدَ الْأَعْمَى عَلَى قَتَادَةَ فَلَمَّا قَامَ قَالُوا إِنَّ هَذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ لَقِيَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ بَدْرِيًّا فَقَالَ قَتَادَةُ هَذَا كَانَ سَانِلًا قَبْلَ الْجَارِفِ لَا يَعْزِضُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِ قَوْلَ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ بَدْرِيِّ مُشَافَهَةً وَلَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ بَدْرِيِّ مُشَافَهَةً إِلَّا عَرَّ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

۶۵: حضرت رقبہ بن مستعلہ کوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جعفر ہاشمی حق اور حکمت آمیز کلام کو حدیث بنا کر نقل کرتا تھا حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے نہ ہوتیں اور وہ روایت کرتا ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ الْمَدَنِيَّ كَانَ يَضَعُ أَحَادِيثَ كَلَامَ حَقٍّ وَلَيْسَتْ مِنْ أَحَادِيثِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَرَوِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۶: حضرت یونس بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عبید حدیث میں جھوٹ بولتا تھا۔

۶۶: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْجَلَوَانِيُّ قَالَ نَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُفْيَانَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ تَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ يَكْذِبُ فِي الْحَدِيثِ۔

۶۷: حضرت معاذ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عوف بن ابی جمیلہ سے پوچھا کہ ہم سے عمرو بن عبید نے حسن بصری سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ عوف نے کہا اللہ کی قسم عمرو جھوٹا ہے۔ وہ اس حدیث سے اپنے باطل عقائد کی ترویج و اشاعت کرنا چاہتا ہے۔

عوف کا مطلب یہ تھا کہ عمرو کا اس حدیث کی حضرت حسن بصری کی طرف نسبت کرنا صحیح نہیں ہے لیکن یہ حدیث فی نفسہ صحیح ہے اور دیگر اسانید سے بھی مروی ہے۔

۶۸: حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے اوپر ایوب سختیانی کی مجلس اور ان سے حدیث سننے کو لازم کر لیا تھا۔ ایک دن ایوب نے اس کو نہ پایا تو پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر (کنیت ایوب سختیانی) اس نے عمرو بن عبید کی مجلس کو لازم کر لیا ہے۔ حماد کہتے ہیں کہ ایک دن میں صبح کے وقت ایوب کے ساتھ بازار جا رہا تھا۔ اتنے میں وہ شخص سامنے آیا۔ ایوب نے اس کو سلام کیا اور حال پوچھا۔ پھر اس کو کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ تو نے فلاں شخص کی مجلس لازم کر لی ہے۔ حماد کہتے ہیں اس کا نام لیا یعنی عمرو۔ اس نے کہا ہاں اے ابوبکر وہ ہم سے عجیب و غریب احادیث بیان کرتا ہے۔ ایوب نے کہا کہ ہم تو ایسے عجائبات سے بھاگتے یا ڈرتے ہیں۔

۶۸: وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَارِيُّ قَالَ قَالَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ قَدْ لَزِمَ أَيُّوبَ وَ سَمِعَ مِنْهُ فَقَفَّاهُ أَيُّوبُ فَقَالُوا لَهُ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ قَدْ لَزِمَ عُمَرُو بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَمَادُ فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا مَعَ أَيُّوبَ وَقَدْ بَغَرْنَا إِلَى السُّوقِ فَاسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَيُّوبُ وَ سَأَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَيُّوبُ بَلَّغْنِي أَنَّكَ لَزِمْتَ ذَلِكَ الرَّجُلَ قَالَ حَمَادُ سَمَاهُ يَعْنِي عُمَرَا قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهُ يُجِئُنَا بِأَشْيَاءَ غَرَائِبَ قَالَ يَقُولُ لَهُ أَيُّوبُ إِنَّمَا نَفَرُ أَوْ نَفَرُ مِنْ تِلْكَ الْغَرَائِبِ۔

۶۹: وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا ابْنُ زَيْدٍ يَعْنِي حَمَادًا قَالَ قِيلَ لَأَيُّوبَ إِنَّ عُمَرُو بْنُ عَبِيدٍ رَوَى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَا يُجِلُّدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ كَذَبَ أَنَا سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ يُجِلُّدُ السَّكْرَانُ مِنَ النَّبِيِّ۔

۷۰: وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ قَالَ نَا سُلَيْمُنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ يَقُولُ بَلَّغَ أَيُّوبُ ابْنِي عُمَرَا، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ يَوْمًا فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَا تَأْمَنُهُ عَلَى دِينِهِ كَيْفَ تَأْمَنُهُ عَلَى الْحَدِيثِ۔

۶۹: حضرت حماد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایوب سے کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید حسن بصری سے یہ حدیث روایت کرتا ہے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے تو اس پر حد جاری نہ ہوگی۔ ایوب نے کہا کہ یہ جھوٹ کہتا ہے کیونکہ میں نے حضرت حسن بصری سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص نبیذ پی کر مدہوش ہو جائے اُسے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۷۰: حضرت سلام بن ابی مطیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایوب کو یہ خبر پہنچی کہ میں عمرو کے پاس روایت حدیث کے لیے جاتا ہوں۔ ایک دن وہ مجھے ملے اور کہا کہ تو کیا سمجھتا ہے کہ جس شخص کے دین کا اعتبار نہیں ہے وہ حدیث کی روایت میں کیسے محفوظ و مامون ہو سکتا ہے۔

۷۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عمرو بن عبید سے سماع حدیث اس وقت کیا تھا جب اس نے احادیث گھڑنا شروع نہیں کی تھیں۔

۷۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو لکھا کہ ابوشیبہ قاضی واسطہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو شعبہ نے لکھا کہ ابوشیبہ کی کوئی روایت نہ لکھنا اور میرے اس خط کو پھاڑ دینا۔

۷۳: حضرت عفان بن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ کے سامنے وہ حدیث بیان کی جس کو صالح مری نے ثابت سے روایت کیا ہے۔ حماد نے کہا صالح مری جھوٹا ہے اور میں نے ہمام کے سامنے صالح مری کی حدیث بیان کی تو ہمام نے بھی کہا کہ صالح مری جھوٹا ہے۔

۷۴: حضرت ابو داؤد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے شعبہ نے کہا کہ جریر بن حازم کو جا کر کہو کہ تیرے لیے حسن بن عمارہ سے کوئی روایت جائز نہیں ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں میں نے شعبہ سے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ شعبہ نے کہا کہ حسن نے حکم سے کچھ ایسی احادیث ہم سے بیان کی ہیں جن کی میں اصل کچھ نہیں پاتا۔ میں نے شعبہ سے پوچھا وہ کوئی روایت ہے؟ شعبہ نے کہا کہ میں نے حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے شہداء اُحد پر نماز پڑھی تھی؟ اس نے کہا نہیں پڑھی تھی۔ پھر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا ہے اس نے قسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا۔ اس کے علاوہ میں نے حکم سے پوچھا کہ تو ولد الزنا کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو اس نے کہا کہ ایسے لوگوں کی جنازہ پڑھی جائے گی۔ میں نے کہا کس سے روایت کیا گیا ہے؟ اس نے کہا حسن بصری سے۔ لیکن حسن بن عمارہ نے یہ حدیث حکم سے یحییٰ بن جزار از حضرت علی روایت کی (یعنی اول حدیث میں غلطی فی الفاظ اور دوسری میں غلطی فی السند ہے)

۷۵: حضرت یزید بن ہارون رحمہ اللہ نے زیاد بن میمون کا ذکر کیا اور کہا

۷۱: وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ قَالَ نَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ نَا سَفِينُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ نَا عَمْرُو بْنُ عَبِيدٍ قَبْلَ أَنْ يُحَدِّثَ۔

۷۲: حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا أَبِي قَالَ كَتَبْتُ إِلَى شُعْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَاضِيًا وَسَطًا فَكَتَبَ إِلَيَّ لَا تَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَ مَزَّقَ كِتَابِي۔

۷۳: وَ حَدَّثَنَا الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ الْمُرِّي بِحَدِيثٍ عَنْ ثَابِتٍ فَقَالَ كَذَبَ وَ حَدَّثْتُ هَمَّامًا عَنْ صَالِحِ الْمُرِّي بِحَدِيثٍ فَقَالَ كَذَبَ۔

۷۴: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ نَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ لِي شُعْبَةُ أَنْتَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَرَوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ فَإِنَّهُ يَكْذِبُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ وَ كَيْفَ ذَاكَ فَقَالَ نَا عَنِ الْحَكَمِ بِأَشْيَاءَ لَمْ أَجِدْهَا أَصْلًا قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ قُلْتُ لِلْحَكَمِ أَصْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أُحُدٍ فَقَالَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِمْ وَ دَفَنَهُمْ قُلْتُ لِلْحَكَمِ مَا تَقُولُ فِي أَوْلَادِ الزَّيْنَا قَالَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ قُلْتُ مِنْ حَدِيثٍ مَنْ يُرَوَى؟ قَالَ يُرَوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ نَا الْحَكَمُ عَنْ جَحْشِيِّ بْنِ الْجَزَارِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ

کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ اس سے کوئی حدیث روایت نہیں کروں گا اور نہ خالد بن مجدوح سے اور کہا کہ میں زیاد بن میمون سے ملا اور اس سے ایک حدیث پوچھی۔ اس نے یہ حدیث بکر بن عبداللہ مزنی کے واسطے سے بیان کی۔ دوبارہ ملاقات پر اس نے وہی حدیث مجھ سے موثق سے روایت کی۔ تیسری بار وہی حدیث اس نے مجھ سے حسن کی روایت سے بیان کی اور یزید بن ہارون ان دونوں (زیاد اور خالد) کو جھوٹا کہتے تھے۔ حلوانی نے کہا کہ میں نے عبدالصمد سے سنا اور میں نے ان کے پاس ابن میمون کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اسے جھوٹا قرار دیا۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَ ذَكَرَ زِيَادُ بْنُ مَيْمُونٍ فَقَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَرَوِيَ عَنْهُ شَيْئًا وَلَا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَجْدُوحٍ وَقَالَ لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيثٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ بَكْرِ الْمَزْنِيِّ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنْ مُورِقٍ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ عَنِ الْحَسَنِ وَكَانَ يَنْسُبُهُمَا إِلَى الْكُذِبِ قَالَ الْحُلَوَانِيُّ سَمِعْتُ عَبْدَ الصَّمَدِ وَ ذَكَرْتُ عَنْهُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ فَنَسَبَهُ إِلَى الْكُذِبِ۔

۷۶: حضرت محمود بن غیلان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوداؤد طیالسی سے کہا کہ آپ نے عباد بن منصور سے کثیر روایات نقل کی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس سے عطر فروش عورت کی وہ حدیث نہیں سنی جو روایت کی ہے ہمارے لیے۔ نصر بن شمیل نے۔ تو انہوں نے مجھے کہا خاموش رہو۔ میں اور عبدالرحمن بن مہدی زیاد بن میمون سے ملے اور اس سے پوچھا کہ یہ تمام احادیث وہ ہیں جو تم روایت کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (یہ کہاں تک صحیح ہیں؟) اس نے کہا تم دونوں اس آدمی کے بارے میں کیا گمان کرتے ہو جو گناہ کرے پھر توبہ کر لے کیا اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے گا؟ ہم نے کہا ہاں معاف کرے گا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کسی قسم کی کوئی حدیث نہیں سنی کم نہ زیادہ۔ اگر عام لوگ اس بات سے ناواقف ہیں تو کیا تم دونوں بھی نہیں جانتے کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا۔ ابوداؤد کہتے ہیں اس کے بعد پھر ہمیں علم ہوا کہ وہ انس سے روایت کرتا ہے۔ ہم پھر (میں اور عبدالرحمن) اس کے پاس آئے۔ تو اس نے کہا میں توبہ کرتا ہوں پھر وہ اس کے بعد روایت کرنے لگا۔ آخر ہم نے اس کی روایت چھوڑ دی۔

۷۶: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ قَدْ أَكْثَرْتَ عَنْ عَبَادِ بْنِ مَنْصُورٍ فَمَا لَكَ لَمْ تَسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَ الْعَطَّارَةِ الَّتِي رَوَى لَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ فَقَالَ لِي أُسْكُتُ فَإِنَّا لَقِيتُ زِيَادَ بْنَ مَيْمُونٍ وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَرَوِيهَا عَنْ أَنَسٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمَا رَجُلًا يَذْنُبُ فَيَتُوبُ أَلَيْسَ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَنَسٍ مِنْ ذَا قَلِيلٍ وَلَا كَثِيرٍ إِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ النَّاسُ فَأَنْتُمَا لَا تَعْلَمَانِ إِنِّي لَمْ أَلْقِ أَنَسًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ فَبَلَّغْنَا بَعْدُ أَنَّهُ يَرَوِي فَأَتَيْنَاهُ أَنَا وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ أَتُوبُ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ يُحَدِّثُ فَتَرَكْنَاهُ۔

۷۷: حضرت شبابہ بن سوار مدائنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبدالقدوس ہم سے حدیث بیان کرتا تو کہتا کہ سوید بن غفلہ نے کہا۔ شبابہ نے کہا کہ میں نے عبدالقدوس سے سنا وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح یعنی ہوا کو

۷۷: حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ شَبَابَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ يُحَدِّثُنَا فَيَقُولُ سُودُ بْنُ غَفْلَةَ قَالَ شَبَابَةُ وَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْقُدُّوسِ يَقُولُ

عرض میں لینے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ دیوار میں ایک سوراخ کیا جائے تاکہ اس پر ہوا داخل ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عبید اللہ بن عمر قواریری سے سنا انہوں نے کہا میں نے حماد بن زید سے سنا کہ انہوں نے مہدی بن ہلال کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ کیسا کھاری چشمہ ہے جو تمہاری طرف پھوٹا ہے۔ وہ شخص بولا ہاں اے ابواسمعیل۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَّخَذَ الرُّوحُ عَرَضًا قَالَ فَبَيَّلَ لَهُ أَتَى شَيْءٌ هَذَا قَالَ يَعْنِي يُتَّخَذُ كُؤُوفَةً فِي حَائِطٍ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ الرُّوحُ وَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ الْقَوَارِيرِي يَقُولُ سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ مَا جَلَسَ مَهْدِيُّ بْنُ هِلَالٍ بِأَيَّامٍ مَا هَذِهِ الْعَيْنُ الْمَالِحَةُ الَّتِي نَبَعَتْ فَبَلَّغْتُمْ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ۔

فقہانہ: اس حدیث کے متن میں غلطی راوی عبد القدوس نے کی کہ عرض عین سے نہیں غرض عین سے ہے اور حدیث مذکور کے اصل معنی یہ ہیں کہ نشانہ کی مشق کرنے کے لیے کسی جاندار کو نشانہ بنا کر مارنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۷۸: وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَوَانَةَ قَالَ مَا بَلَغَنِي عَنْ الْحَسَنِ حَدِيثٌ إِلَّا أَتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ۔

۷۹: وَ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا وَ حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ مِنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ نَحْوًا مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ قَالَ عَلِيُّ فَلَقِيتُ حَمْزَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ فَقَرَضَ عَلَيْهِ مَا سَمِعَ مِنْ أَبَانَ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا إِلَّا شَيْئًا يَسِيرًا خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً۔

۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ أَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو إِسْحَقَ الْفَرَارِيُّ أَكْتُبُ عَنْ بَقِيَّةٍ مَا رَوَى عَنْ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبُ عَنْهُ مَا رَوَى عَنْ غَيْرِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا تَكْتُبُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا رَوَى عَنِ الْمَعْرُوفِينَ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمْ۔

۸۱: وَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ

۸۰: حضرت زکریا بن عدی فرماتے ہیں کہ ابواسحق فزاری نے مجھ سے کہا لکھو بقیہ سے وہ روایات جو وہ معروف رواۃ سے روایت کریں اور جو غیر مشہور رواۃ سے روایت کریں وہ نہ لکھنا اور نہ لکھنا اسمعیل بن عیاش سے وہ روایات بھی جو وہ روایت کریں معروف و مشہور رواۃ سے یا کسی غیر سے۔

۸۱: حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بقیہ اچھا ہوتا اگر ناموں کو کنیت سے اور کنیت کو ناموں سے بیان نہ کرتا۔ ایک عرصہ

تک وہ ہم سے ابوسعید و حاطی سے روایت کرتا رہا بعد میں تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ تو عبد القدوس ہے۔

الْمُبَارَكِ نِعَمَ الرَّجُلِ بَقِيَّةَ لَوْلَا أَنَّهُ يَكْنِي الْأَسَامِيَّ
وَيُسَمَّى الْكُنَى كَانَ دَهْرًا يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْوَحَاطِيِّ فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ عَبْدُ الْقُدُّوسِ۔

۸۲: حضرت عبدالرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو عبد القدوس کے علاوہ کسی کو جھوٹا کہتے ہوئے نہیں سنا۔

۸۲: وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ
يُفْصِحُ بِقَوْلِهِ كَذَابٌ إِلَّا لِعَبْدِ الْقُدُّوسِ فَإِنِّي
سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَهُ: كَذَابٌ۔

۸۳: حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ نے معلیٰ بن عرفان کا ذکر کیا تو کہا کہ ہم سے معلیٰ نے ابو وائل سے نقل کیا ہے کہ ہمارے سامنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب صفین سے آئے تھے۔ ابو نعیم نے کہا کہ کیا تو نے ان کو دیکھا ہے مرنے کے بعد زندہ ہونے پر۔

۸۳: وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ
قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَعِيمٍ وَ ذَكَرَ الْمُعَلَّى ابْنَ عِرْفَانَ فَقَالَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا ابْنُ مَسْعُودٍ
بِصِفَيْنِ فَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ أَتَرَاهُ يُعَيِّتُ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

۸۴: عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ ہم اسمعیل بن علیہ کی مجلس میں تھے کہ ایک شخص نے کسی شخص سے حدیث بیان کی تو میں نے کہا کہ وہ غیر معتبر شخص ہے۔ وہ شخص کہنے لگا کہ تم نے اسکی غیبت کی۔ اسمعیل نے کہا اس نے غیبت نہیں کی بلکہ حکم بیان کیا کہ وہ فن حدیث میں معتبر نہیں ہے۔

۸۴: وَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ حَسَنُ الْحُلَوَانِيُّ
كَلاَهُمَا عَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيَّةٍ فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ فَقُلْتُ
إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِثَبَّتٍ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اغْتَبْتَهُ قَالَ
إِسْمَاعِيلُ مَا اغْتَابَهُ وَلَكِنَّهُ يَخْتَلِجُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَبَّتٍ۔

۸۵: حضرت بشر بن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس سے محمد بن عبدالرحمن کے بارے میں پوچھا کہ وہ سعید بن مسیب سے روایت کرتا ہے۔ فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابوالحویرث کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی ثقہ و معتبر نہیں ہے۔ میں نے شعبہ کے بارے میں پوچھا جن سے ابن ابی ذئب روایت کرتا ہے۔ فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے توامہ کے آزاد کردہ غلام صالح کے بارے میں پوچھا تو فرمایا وہ بھی غیر ثقہ ہے۔ پھر میں نے عثمان بن حرام کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا وہ ثقہ نہیں ہے اور میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے ان پانچوں راویوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ یہ اپنی حدیث میں ثقہ نہیں ہیں اور میں نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جس کا نام میں بھول گیا ہوں تو فرمایا کہ تو نے اس

۸۵: وَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ تَنَا بَشَرُ
بْنُ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَرَوِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَّةٍ وَ سَأَلْتُ مَالِكَ ابْنَ
أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَّةٍ وَ
سَأَلْتُهُ عَنْ شُعْبَةَ الَّذِي يَرَوِي عَنْهُ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ
فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَّةٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى
التَّوَامَةِ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَّةٍ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ حَرَامِ
بْنِ عُثْمَانَ فَقَالَ لَيْسَ بِثَقَّةٍ وَ سَأَلْتُ مَالِكَ
عَنْ هُوَلَاءِ الْخُمْسَةِ فَقَالَ لَيْسُوا بِثَقَّةٍ فِي
حَدِيثِهِمْ وَ سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ آخَرَ نَسِيتُ اسْمَهُ

فَقَالَ هَلْ رَأَيْتَهُ فِي كُنْبِي قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ كَانَ ثِقَةً لَرَأَيْتَهُ فِي كُنْبِي۔
کی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ اگر وہ ثقہ و معتبر ہوتا تو تو اُس کو میری کتابوں میں ضرور دیکھتا۔

۸۶: وَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ قَالَ نَا حَجَّاجٌ قَالَ نَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ شُرْحُبِيلَ بْنِ سَعْدٍ وَ كَانَ مَتَّهَمًا۔
۸۶: حجاج بیان کرتے کہ ہم سے ابن ابی ذنب نے شرحبیل بن سعد سے روایت بیان کی اور شرحبیل متہم فی الحدیث تھے۔

۸۷: وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَهْرَازٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ الطَّالِقَانِي يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ لَوْ خَيْرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ وَ بَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَأَخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ كَانَتْ بَحْرَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ۔
۸۷: حضرت ابواسحق طالقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے ابن مبارک کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ میں پہلے جنت میں داخل ہوں یا عبد اللہ بن محرر سے ملاقات کروں تو میں اس سے ملنے کو پسند کروں گا پھر جنت میں داخل ہوں گا۔ جب میں نے اس کی تحقیق کی تو اونٹ کی میٹھی مجھے اس سے زیادہ پسند ہونے لگی۔

۸۸: وَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ نَا وَلِيدُ ابْنِ صَالِحٍ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَ قَالَ زَيْدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ لَا تَأْخُذُوا عَنْ أَحْيٍ۔
۸۸: حضرت زید بن ابی انیسہ رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ میرے بھائی (یحییٰ بن انیسہ) سے احادیث مبارکہ مت بیان کیا کرو۔

۸۹: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ الْوَابِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ كَذَّابًا۔
۸۹: حضرت عبید اللہ بن عمرو رحمہ اللہ نے کہا یحییٰ بن ابی انیسہ کذاب تھا۔

۹۰: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ فَرْقَدُ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ إِنْ فَرْقَدًا لَيْسَ صَاحِبَ حَدِيثٍ۔
۹۰: حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ فرقہ بن یعقوب کا ذکر ایوب کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ فرقہ حدیث کا اہل نہیں۔

۹۱: وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَ ذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ فَصَعَقَهُ جَدًّا فَقِيلَ لِيَحْيَى أَضْعَفُ مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ؟ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَرَوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ۔
۹۱: حضرت عبد الرحمن بن بشر عبدی نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا جب ان کے سامنے محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر لیشی کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے اس کو بہت زیادہ ضعیف فرمایا۔ کسی نے یحییٰ سے کہا کہ وہ یعقوب بن عطاء سے بھی زیادہ ضعیف ہے؟ تو فرمایا ہاں۔ پھر فرمایا میرے خیال میں تو کوئی بھی محمد بن عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایات نقل نہیں کرے گا۔

۹۲: حَدَّثَنِي بَشَرُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ قَطَانَ كَوَحْكِيمٍ۔
۹۲: حضرت بشر بن حکیم نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان کو حکیم

بن جبیر اور عبدالاعلیٰ اور یحییٰ بن موسیٰ بن دینار کو ضعیف قرار دیتے ہوئے سنا اور یحییٰ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی مرویات ہوا کی طرح ہیں اور موسیٰ بن دہقان اور عیسیٰ بن ابی عیسیٰ مدنی کو بھی ضعیف فرمایا۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بن عیسیٰ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے ابن مبارک نے فرمایا جب تم جریر کے پاس جاؤ تو اس کا تمام علم لکھ لینا مگر تین راویوں کی احادیث اس سے مت لکھنا۔ عبیدہ بن معتب، سری بن اسماعیل اور محمد بن سالم۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے کہ ہم نے مذکورہ سطور میں متہم راویان حدیث کے بارے میں اہل علم کے کلام سے ضعیف راویوں کی جو تفصیل ذکر کی ہے اور ان کی مرویات کے جن عیوب و نقائص کا ذکر کیا ہے وہ صاحب فراست کے لیے کافی ہیں۔ اگر وہ تمام تنقیدی اقوال نقل کیے جاتے جو روایہ حدیث کے متعلق علمائے حدیث نے بیان کیے تو کتاب بہت طویل ہو جاتی اور ائمہ حدیث نے راویوں کا عیب کھول دینا ضروری سمجھا اور اس بات کا فتویٰ دیا جب ان سے پوچھا گیا اس لیے یہ بڑا اہم کام ہے کیونکہ دین کی بات جب نقل کی جائے گی تو وہ کسی امر کے حلال ہونے کے لیے کافی ہوگی یا حرام ہونے کے لیے یا کسی بات کا حکم ہوگا یا کسی بات کی ممانعت یا وہ رغبت و خوف کے متعلق ہوگی۔ تو یہ تمام احکام و نواہی احادیث پر موقوف ہیں۔ جب حدیث کا کوئی راوی خود صادق اور امانت دار نہ ہو اور وہ روایت کا اقدام کرے اور بعد والے اس راوی کی عدم ثقاہت کے باوجود دوسرے کو جو اس کو غیر ثقہ کے طور پر نہ جانتا ہو اس کی کوئی روایت بیان کرے اور اصل راوی کے احوال پہ کوئی تنقید و تبصرہ نہ کریں تو یہ مسلم عوام کے ساتھ خیانت اور دھوکا ہوگا کیونکہ ان احادیث میں بہت سی احادیث موضوع اور من گھڑت ہوں گی اور عوام کی اکثریت راویوں کے احوال سے ناواقفیت کی بناء پر ان احادیث پر عمل کرے گی تو اس کا گناہ اس راوی پر ہوگا جس نے یہ حدیث بیان کی کہ اس حدیث کو سننے والوں کی غیر معمولی تعداد مسلمانوں کی لائے گی کی وجہ سے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی۔ کیونکہ واقعہ میں وہ

سَعِيدُ الْقَطَّانِ ضَعَّفَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَ ضَعَّفَ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدِيثُهُ رِيحٌ وَ ضَعَّفَ مُوسَى بْنُ دَهْقَانَ وَ عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْمَدَنِيَّ وَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عِيسَى يَقُولُ قَالَ لِي ابْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا قَدِمْتُ عَلَى جَرِيرٍ فَاتَّكِبْ عِلْمَهُ كُلَّهُ إِلَّا حَدِيثَ ثَلَاثَةٍ لَا تَكْتُبُ عَنْهُ حَدِيثَ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْتَبٍ وَ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَ مُحَمَّدَ بْنَ سَالِمٍ۔

قَالَ سَلَمٌ : وَأَشْبَاهُ مَا ذَكَّرْنَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مَتَهَمِي رُؤَاةِ الْحَدِيثِ وَ أَخْبَارِهِمْ عَنْ مَعَايِبِهِمْ كَثِيرٌ يَطُولُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهِ عَلَى اسْتِقْصَائِهِ وَ فِيمَا ذَكَّرْنَا كِفَايَةً لِمَنْ تَفَهَّمَ وَ عَقَلَ مَذْهَبَ الْقَوْمِ فِيمَا قَالُوا مِنْ ذَلِكَ وَ بَيَّنُّوا وَ إِنَّمَا الزَّمُوا أَنْفُسَهُمُ الْكُشْفَ عَنْ مَعَايِبِ رُؤَاةِ الْحَدِيثِ وَ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ وَ أَفْتَوْا بِذَلِكَ حِينَ سُئِلُوا لِمَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الْحِظِّ إِذَا الْأَخْبَارُ فِي أَمْرِ الدِّينِ إِنَّمَا تَأْتِي بِتَحْلِيلٍ أَوْ تَحْرِيمٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ أَوْ تَرْغِيبٍ أَوْ تَرْهِيْبٍ فَإِذَا كَانَ الرَّاَوِي لَهَا لَيْسَ بِمَعْدِنٍ لِلصِّدْقِ وَ الْأَمَانَةِ ثُمَّ أَقْدَمَ عَلَى الرَّوَايَةِ عَنْهُ مَنْ قَدْ عَرَفَهُ وَ لَمْ يَبَيِّنْ مَا فِيهِ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ جَهَلَ مَعْرِفَتَهُ كَانَ إِنَّمَا يَفْعَلُهُ ذَلِكَ غَاشًا لِعَوَامِ الْمُسْلِمِينَ إِذْ لَا يُؤْمِنُ عَلَى بَعْضٍ مَنْ سَمِعَ تِلْكَ الْأَخْبَارَ أَنْ يَسْتَعْمِلَهَا أَوْ يَسْتَعْمِلَ بَعْضَهَا وَ لَعَلَّهَا أَوْ أَكْثَرَهَا أَكَاذِيبٌ لَا أَصْلَ لَهَا مَعَ أَنَّ الْأَخْبَارَ الصِّحَاحَ مِنْ رِوَايَةِ الثِّقَاتِ وَ أَهْلِ الْقَنَاعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ وَ لَا مُفْنَعٍ وَ لَا أَحْسَبُ كَثِيرًا مِمَّنْ يُعْرِجُ مِنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ الضَّعَافِ وَ الْأَسَانِيدِ

الْمَجْهُولَةَ وَيَعْتَدُّ بِرَوَاتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِمَا فِيهَا
مِنَ الْقَوْنِ وَالضَّعْفِ إِلَّا أَنَّ الَّذِي يَحْمِلُهُ عَلَى
رَوَاتِهَا وَالْإِعْتِدَادِ بِهَا إِرَادَةُ التَّكْبِيرِ بِذَلِكَ عِنْدَ
الْعَوَامِّ وَلَا يُقَالُ مَا أَكْثَرَ مَا جَمَعَ فَلَانٌ مِّنَ
الْحَدِيثِ وَآلَفٌ مِّنَ الْعَدَدِ وَمَنْ ذَهَبَ فِي الْعِلْمِ
هَذَا الْمَذْهَبَ وَسَلَكَ هَذَا الطَّرِيقَ فَلَا نَصِيبَ لَهُ
فِيهِ وَكَانَ بَانَ يُسَمَّى جَاهِلًا أَوْ لِي مِنْ أَنْ يُنْسَبَ
إِلَى الْعِلْمِ۔

حدیث ہی نہیں یا کم از کم اس میں تغیر و تبدل کی بیشی تراش خراش کر
دی گئی۔ علاوہ ازیں جبکہ احادیث صحیحہ جن کو معتبر اور ثقہ رواۃ نے بیان
کیا ہے اس قدر کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان
باطل اور من گھڑت روایات کی مطلقاً ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ اس
تحقیق کے بعد میں یہ گمان نہیں کرتا کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں مجہول،
غیر ثقہ اور غیر معتبر راویوں کی احادیث نقل کرے گا۔ خصوصاً جبکہ وہ سند
حدیث سے مطلع ہو۔ سوائے اُس شخص کے جو لوگوں کے نزدیک اپنا
کثرت علم ثابت کرنا چاہیں کہ لوگ کہیں کہ وہ احادیث کا ایک بہت بڑا
ذخیرہ پیش کر سکتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ باطل و
موضوع اور من گھڑت اسانید کے ساتھ بھی احادیث پیش کرنے میں
تامل نہیں کرے گا۔ تاکہ لوگ اس کی وسعت علم و کثرت روایات پر داد
دیں۔ لیکن جو شخص ایسے باطل طریقہ کو اختیار کرے گا اہل علم اور دانش
مند طبقہ کے ہاں ایسے متحر عالم کی کوئی وقعت و قدر نہ ہوگی اور ایسے شخص
کی وسعت علمی کو نادانی اور جہالت سے تعبیر کیا جائے گا۔

تشریح: گزشتہ تفصیل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ کسی راوی کے ضعف اور عیب و نقص و کمی کو بیان کرنا غیبت
نہیں ہے بلکہ عین دین اسلام اور حدیث کی خدمت ہے۔ واللہ اعلم

باب: حَدِيثُ الْمُعْنَنِ إِذَا امْكَنَ لِقَاءَ الْمُعْنَنِ وَلَمْ
يَكُنْ فِيهِمْ مَدْلَسٌ
باب: حدیث معنعن سے حجت پکڑنا صحیح ہے جبکہ
معنعن والوں کی ملاقات ممکن ہو اور ان میں کوئی
راوی مدلس نہ ہو

نوٹ: حدیث معنعن اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں عن۔ عن کے الفاظ آئیں۔ اس کی مقبولیت کے لیے علماء فن حدیث کے
ہاں شرط یہ ہے کہ راوی کی ملاقات مروی عنہ سے ثابت ہو۔ جبکہ امام مسلم رحمہ اللہ وغیرہ محدثین کے ہاں راوی کے لیے مروی عنہ کا معاصر ہونا
تو ضروری ہے ملاقات ثابت ہو یا نہ ہو اور وہ راوی مدلس نہ ہو۔ تدلیس کا معنی ہے شبہ پیدا کرنا، چھپانا اور اصطلاح محدثین میں تدلیس اس
فعل کو کہتے ہیں کہ راوی نے اپنے جس شیخ سے حدیث سنی وہ اچھی شہرت کا حامل نہ ہو اس لیے راوی اپنے شیخ کا نام چھپا کر شیخ کے شیخ کا نام
ذکر کر دیتا ہے جس کی شہرت اچھی ہو۔ تاکہ لوگوں کو یہ شبہ ہو کہ راوی نے اس شیخ سے براہ راست حدیث سنی۔ حالانکہ اس نے اُس سے یہ
حدیث نہیں سنی ہوتی۔ ایسے راوی کو مدلس اور اس کی روایت کو مدلس کہتے ہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے باب ذیل میں اپنے مذہب پر دلائل ذکر کیے ہیں جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے راوی کی ملاقات مروی عنہ سے ممکن ہو
ملاقات کا ثابت ہونا ضروری نہیں۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض ہم عصر محدثین نے سند حدیث کی صحت اور سقم کے بارے میں ایک ایسی غلط شرط عائد کی ہے جہمی کا اگر ہم ذکر نہ کرتے اور اس کا ابطال نہ کرتے تو یہی زیادہ مناسب اور عمدہ تجویز ہوتی۔ اس لیے کہ قول باطل و مردود کی طرف التفات نہ کرنا ہی اس کو ختم کرنے اور اس کے کہنے والے کا نام کھودینے کے لیے بہتر اور موزوں و مناسب ہوتا ہے تاکہ کوئی جاہل اور ناواقف اس قول باطل کو قول صواب و صحیح نہ سمجھ لے۔ مگر ہم انجام کی بڑائی سے ڈرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جاہل نئی نئی باتوں کے زیادہ دلدادہ اور عجیب و غریب شرائط کے شیدا ہوتے ہیں اور غلط بات پر جلد اعتقاد کر لیتے ہیں حالانکہ وہ بات علماء راہین کے نزدیک ساقط الاعتبار ہوتی ہے۔ لہذا اس نظریہ کے پیش نظر ہم نے معاصرین کے قول باطل کی غلطی بیان کرنا اور اس کو رد کرنا اس کا فساد و بطلان اور خرابیاں ذکر کرنا لوگوں کے لیے بہتر اور فائدہ مند خیال کیا تاکہ عام لوگ غلط فہمی سے محفوظ رہیں اور ان کا انجام بھی نیک ہو اور اس شخص نے جس کے قول سے ہم نے بات مذکور شروع کی ہے اور جس کے فکر و خیال کو ہم نے باطل قرار دیا ہے یوں گمان اور خیال کیا ہے کہ جس حدیث کی سند میں فلاں عن فلاں ہو اور ہم کو یہ بھی معلوم ہو کہ وہ دونوں معاصر ہیں۔ اس لیے ان دونوں کی ملاقات ممکن ہے اور حدیث کا سماع بھی۔ البتہ ہمارے پاس کوئی دلیل یا روایت ایسی موجود نہ ہو جس سے قطعی طور پر یہ بات ثابت ہو سکے کہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے ملاقات ہو اور ایک نے دوسرے سے بالمشافہ اور بلا واسطہ حدیث سنی۔ تو ایسی اسناد سے جو حدیث روایت کی جائے وہ حدیث ان لوگوں کے ہاں اس وقت تک قابل اعتبار اور حجت نہ ہوگی جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے کہ وہ دونوں اپنی عمر اور زندگی میں کم از کم ایک بار ملے تھے۔ یا ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے بالمشافہ حدیث سنی تھی یا کوئی ایسی روایت ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ ان دونوں کی زندگی میں کم از کم ایک بار ملاقات ہوئی اور اگر نہیں تو کسی دلیل سے ان کی ملاقات کا

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ مُتَحَلِّلِي الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَصْحِيحِ الْأَسَانِيدِ وَتَسْقِيمِهَا بِقَوْلِ لَوْ ضَرَبْنَا عَنْ حِكَايَتِهِ وَذَكَرَ فَسَادَهُ صَفْحًا لَكَانَ رَأْيًا مَتِينًا، وَ مَذْهَبًا صَحِيحًا إِذَا الْأَعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ الْمُطَرَّحِ، آخَرَى لَأَمَاتِهِ وَاحْتِمَالِ ذِكْرِ قَائِلِهِ وَاجْدَرُ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ تَنْبِيْهَا لِلْجُهَالِ عَلَيْهِ، غَيْرَ أَنَّا لَمَّا تَخَوَّفْنَا مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاغْتِرَارِ الْجَهْلَةِ بِمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ وَاسْرَاعِهِمْ إِلَى إِعْتِقَادِ خَطَاءِ الْمُخْطِئِينَ وَ الْأَقْوَالِ الشَّاقِطَةِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ رَأَيْنَا الْكُشْفَ عَنْ فُسَادِ قَوْلِهِ وَرَدِّ مَقَالَتِهِ بِقَدْرِ مَا يَلِيقُ بِهَا مِنَ الرَّدِّ أَجْدَى عَلَى الْأَنَامِ وَ أَحْمَدَ لِلْعَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَرَعَمَ الْقَائِلُ الَّذِي افْتَتَحَنَا الْكَلَامَ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَالْإِخْبَارِ عَنْ سُوءِ رَوِيَّتِهِ أَنْ كُلَّ إِسْنَادٍ حَدِيثٍ فِيهِ فَلَانٌ عَنْ فُلَانٍ وَ قَدْ أَحَاطَ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ كَانَا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَ جَاوَزَ أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الرَّاَوِي عَنْ مَنْ رَوَى عَنْهُ قَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَ شَافَهُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ نَجِدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّهُمَا التَّفَقُّعَ أَوْ تَشَافَهُمَا بِحَدِيثٍ أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ عِنْدَهُ بِكَعْلٍ خَبَرٍ جَاءَ هَذَا الْمُجْبَىءَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَهُ الْعِلْمُ بِأَنَّهُمَا قَدْ اجْتَمَعَا مِنْ دَهْرِهِمَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ تَشَافَهُمَا بِالْحَدِيثِ بَيْنَهُمَا أَوْ يَرِدَ خَبَرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا أَوْ تَلَاقِيهِمَا مَرَّةً مِنْ دَهْرِهِمَا فَمَا فَوْقَهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ عِلْمٌ ذَلِكَ وَلَمْ تَأْتِ رِوَايَةٌ صَحِيحَةً تُخْبِرُ أَنَّ هَذَا الرَّاَوِي عَنْ صَاحِبِهِ قَدْ لَقِيَهِ مَرَّةً وَ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي نَفْلِهِ

یقین ہو سکے نہ کسی روایت سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت ہو تو ان کے نزدیک اس روایت کا قبول کرنا اس وقت تک موقوف رہے گا جب تک کسی روایت آخر سے ان کی ملاقات اور سماع ثابت نہ ہو جائے۔ خواہ ایسی روایات قلیل ہوں یا کثیر۔

الْخَبَرُ عَنْ رَوَى عَنْهُ ذَلِكَ وَالْأَمْرُ كَمَا وَصَفْنَا حُجَّةً وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَهُ مَوْفُوفًا حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لَيْسَ بِمَنْ الْحَدِيثِ قَلَّ أَوْ كَثُرَ فِي رَوَايَةٍ مِثْلَ مَا وَرَدَ۔

اللہ تعالیٰ پر رحم کرے تو نے یہ قول اسناد کے باب میں ایک نیا ایجاد کیا ہے جو پیشرو محدثین میں سے کسی نے نہیں کہا اور نہ علماء حدیث نے اس کی موافقت کی ہے کیونکہ موجودہ اور سابقین تمام علماء حدیث وارباب حدیث اور اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کوئی ثقہ اور عادل راوی اپنے ایسے معاصر ثقہ اور عادل راوی سے کوئی حدیث روایت کرے جس سے اس کی ملاقات اور سماع باعتبار سن اور عمر کے اس وجہ سے ممکن ہو کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں موجود تھے تو اس کی روایت قابل قبول اور لائق حجت ہے۔ خواہ ہمارے پاس ان کی باہمی ملاقات اور بالشافہ سماع حدیث پر نہ کوئی دلیل ہو اور نہ کسی اور روایت سے یہ امر ثابت ہو۔ البتہ اگر کسی دلیل یا روایت سے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو جائے کہ درحقیقت یہ راوی دوسرے سے نہیں ملا یا ملاقات تو ہوئی لیکن اس سے کوئی روایت نہیں سنی تو اس صورت میں وہ حدیث قابل حجت نہ ہوگی۔ لیکن جب تک یہ امر مبہم رہے یعنی کوئی دلیل نہ ملے اور نہ سننے کی نہ ہو تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہے اور اس روایت کو سماع پر محمول کرتے ہوئے قابل حجت سمجھا جائے گا۔

وَهَذَا الْقَوْلُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ فِي الطَّعْنِ فِي الْأَسَانِيدِ قَوْلٌ مُخْتَرَعٌ مُسْتَحْدَثٌ غَيْرُ مَسْبُوقٍ صَاحِبُهُ إِلَيْهِ وَلَا مَسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّانِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرَّوَايَاتِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ كُلَّ رَجُلٍ ثِقَةٍ رَوَى عَنْ مِثْلِهِ حَدِيثًا وَجَانِزًا مُمَكِّنٌ لَهُ لِقَاؤُهُ وَالسَّمَاعُ مِنْهُ لِكُونِهِمَا جَمِيعًا كَانَ فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا تَشَافَهَا بِكَلَامٍ فَالْرَوَايَةُ ثَابِتَةٌ وَالْحُجَّةُ بِهَا لَازِمَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ هُنَاكَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ إِنَّ هَذَا الرَّاَوِي لَمْ يَلْقَ مَنْ رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا فَأَمَّا وَالْأَمْرُ مِنْهُمْ عَلَى الْإِمْكَانِ الَّذِي فَسَّرْنَا فَالْرَوَايَةُ عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا حَتَّى تَكُونَ الدَّلَالَةُ الَّتِي بَيَّنَّا۔

پھر جس شخص نے یہ قول نکالا یا اس کی حمایت کرتا ہے اُس سے کہا جائے گا کہ یہ تو تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ ایک ثقہ راوی کی روایت دوسرے ثقہ راوی سے حجت ہوتی ہے اور اس کے مقتضی پر عمل لازم ہوتا ہے۔ پھر تم نے مزید ایک شرط کا اضافہ کر دیا کہ ان دونوں کی ملاقات بھی ضروری ہے یا اس سے کوئی حدیث سنی تھی۔ اب اس شرط کا ثبوت کسی ایسے ماہر فن حدیث کے قول سے پیش کرنا لازم ہے جس کا ماننا لازم ہو یا صرف تم نے کسی دلیل کی بنیاد پر نئی اختراعی اور من گھڑت شرط عائد کی ہے اگر وہ دعویٰ کرے کہ اس باب میں سلف کا قول ہے یعنی اس شرط کے ثبوت

فَيَقَالُ لِمُخْتَرِعِ هَذَا الْقَوْلِ الَّذِي وَصَفْنَا مَقَالَتَهُ أَوْ لِلذَّابِّ عَنْهُ قَدْ أُعْطِيَ فِي جُمْلَةِ قَوْلِكَ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ عَنِ الْوَاحِدِ الثِّقَةِ حُجَّةٌ يَلْزَمُ بِهِ الْعَمَلُ لَمْ أَدْخَلْتُ فِيهِ الشَّرْطَ بَعْدُ فَقُلْتُ حَتَّى يُعْلَمَ أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا الثَّقَيَا مَرَّةً فَصَاعِدًا أَوْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا فَهَلْ تَجِدُ هَذَا الشَّرْطَ الَّذِي اشْتَرَطْتَهُ عَنْ أَحَدٍ يَلْزَمُ قَوْلُهُ وَإِلَّا فَهَلْ لَمْ دَلِيلًا عَلَى مَا كَانَ ادَّعَى قَوْلَ أَحَدٍ مِنْ عُلَمَاءِ السَّلَفِ

کے لیے تو اس سے اس کی دلیل طلب کی جائے گی لیکن وہ ہرگز ایسا کوئی قول نہیں لا سکے گا نہ اور صاحب علم اس کے علاوہ اور دوسری صورت کہ اگر وہ کوئی دلیل قائم کرنا چاہے تو اس سے کہا جائے گا وہ دلیل کیا ہے؟ یہ بھی باطل ہے کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر یہ شخص اپنی اختراعی شرط کے ثبوت میں یہ کہے کہ ہم نے زمانہ حال اور ماضی میں بہت سے ایسے رواۃ حدیث دیکھے ہیں جو ایک دوسرے سے حدیث روایت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے دوسرے کو دیکھا نہ اس سے سنا ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ انہوں نے مرسل کو بغیر سماع کے روایت کرنا جائز رکھا ہے اور مرسل روایات ہمارے اور اہل علم کے قول کے مطابق حجت نہیں ہیں۔ اس لیے میں نے سند حدیث میں راوی کے سماع کی شرط عائد کر دی۔ پھر اگر مجھے کہیں سے ذرا بھر بھی ثابت ہو گیا کہ راوی نے مروی عنہ سے حدیث سنی ہے تو اس کی تمام مرویات مقبول ہوں گی اور اگر مجھے بالکل معلوم نہ ہو کسی قرینہ یا روایت اس کا سماع تو میں روایت کو موقوف رکھوں گا اور میرے نزدیک وہ روایت حجت نہ ہوگی اس لیے کہ ممکن ہے اس کا مرسل ہونا۔ (یہ مخالف فریق کی دلیل مذکور ہوئی آگے اس کا جواب ذکر فرماتے ہیں) تو اس سے کہا جائے گا اگر تیرے نزدیک حدیث کو ضعیف کرنے کی اور اس کو قابل حجت نہ ماننے کی علت صرف ارسال کا ممکن ہونا ہے تو آپ کے قاعدہ کے مطابق یہ بات لازم آتی ہے کہ تو کسی اسناد منعن کو نہ مانے۔ جب تک تو اوّل سے لے کر آخر تک اس میں سماع کی تصریح نہ دیکھے (یعنی ہر راوی اپنی سماعت دوسرے سے بیان کرے) فرض کرو جو حدیث ہم تک اس سند سے پہنچی ہے ہشام اپنے باپ عروہ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا اور ہمیں یقیناً معلوم ہے کہ ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور اس کے باپ عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ہے جیسے ہم کو یہ بھی قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے سماع کیا ہے اور یہ سند بالاتفاق مقبول ہے لیکن آپ کے قاعدہ کی بناء پر یہ لازم آئے گا یہ غیر مقبول ہو کیونکہ یہ ممکن

بِمَا زَعَمَ مِنْ إِدْخَالِ الشَّرِيطَةِ فِي تَثْبِيتِ الْخَبَرِ طُولُ بِيهِ وَلَنْ يَجِدَ هُوَ وَلَا غَيْرُهُ إِلَى إِجْحَادِهِ سَبِيلًا وَإِنْ هُوَ ادَّعَى فِيمَا زَعَمَ دَلِيلًا يَحْتَجُّ بِهِ قِيلَ وَمَا ذَلِكَ الدَّلِيلُ فَإِنْ قَالَ قُلْتُمْ لَا تَنِي وَجَدْتُ رِوَاةَ الْأَخْبَارِ قَدِيمًا وَحَدِيثًا يَرَوِي أَحَدُهُمْ عَنِ الْآخِرِ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَعَيْنَهُ وَلَا سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا قَطُّ فَلَمَّا رَأَيْتَهُمْ اسْتَجَازُوا رِوَايَةَ الْحَدِيثِ بَيْنَهُمْ هَكَذَا عَلَى الْإِرْسَالِ مِنْ غَيْرِ سَمَاعٍ وَالْمُرْسَلُ مِنَ الرِّوَايَاتِ فِي أَصْلِ قَوْلِنَا وَقَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ لَيْسَ بِحُجَّةٍ احْتَجَّتْ لِمَا وَصَفْتُ مِنَ الْعِلَّةِ إِلَى الْبَحْثِ عَنْ سَمَاعِ الرَّاَوِي كُلِّ خَبَرٍ عَنْ رِوَايَةٍ فَإِذَا أَنَا هَجَمْتُ عَلَى سَمَاعِهِ مِنْهُ لِأَدْنَى شَيْءٍ ثَبَتَ عِنْدِي بِذَلِكَ جَمِيعُ مَا يَرَوِي عَنْهُ بَعْدَ فَإِنْ عَزَبَ عَنِّي مَعْرِفَةُ ذَلِكَ أَوْ قَفْتُ الْخَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي مَوْضِعُ حُجَّةٍ لِإِمْكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ فِي تَضْعِيفِكَ الْخَبَرَ وَتَرَكَّكَ الْإِحْتِجَاجَ بِهِ إِمْكَانَ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَرَمَكَ أَنْ لَا تَثْبِتَ إِسْنَادًا مُعْتَمَدًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْنَا بِإِسْنَادِ هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فَيَبْقَيْنَ نَعْلَمُ أَنَّ هَشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ يَجُوزُ إِذَا لَمْ يَقُلْ هَشَامٌ فِي رِوَايَةٍ يَرَوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ آخَرُ أَخْبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هَرُّ مِنْ أَبِيهِ لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَرَوِيهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسْنِدَهَا

ہے کہ ہشام کسی روایت میں یوں نہ کہیں کہ میں نے عروہ سے سنا ہے یا عروہ نے مجھے خبر دی (یعنی سمعت یا خبرنی کا صیغہ استعمال نہ کریں) اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ حدیث ہشام نے اپنے والد سے براہ راست نہ سنی ہو بلکہ ان دونوں کے درمیان کوئی تیسرا شخص واسطہ ہو جس کا ذکر ہشام نے نہ کیا ہو اور براہ راست اپنے والد سے حدیث روایت کر دی ہو۔ اسی طرح یہ احتمال عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان بھی ہو سکتا ہے جو ہشام اور عروہ کے درمیان مذکور ہوا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ہر وہ حدیث جس کا راوی مروی عنہ سے حدیث سننے کی تصریح نہ کرے اس میں یہ ممکن ہے کہ راوی نے مروی عنہ سے وہ حدیث براہ راست اور بلا واسطہ نہ سنی ہو اگرچہ یہ بات معلوم ہو کہ ایک نے دوسرے سے بہت سی احادیث سنی ہیں۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعض روایات اس سے نہ سنی ہوں۔ بلکہ کسی اور سے سن کر اسکو مرسل نقل کر دیا ہو لیکن جس کے واسطہ سے سنی ہوں اس کا نام نہ لیا ہو اور کبھی اس اجمال کو رفع کرنے کے لیے اس کا نام بھی لے دیا اور اسال ترک کر دیا۔

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ احتمال جو ہم نے بیان کیا (صرف فرضی اور ظنی نہیں) بلکہ حدیث میں موجود اور بہت سے ثقہ محدثین کی روایات میں جاری ہے۔ ہم تھوڑی سی ایسی روایات ذکر کرتے ہیں اہل علم کی جن سے اگر اللہ نے چاہا تو بہت سی روایتوں پر دلیل پوری ہوگی۔ پہلی روایت یہ ہے کہ ایوب سختیانی، ابن مبارک، وکیع اور ابن نمیر اور ایک کثیر جماعت نے ہشام سے روایت کی ہے اس نے اپنے باپ عروہ سے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے احرام باندھنے اور کھولنے کے مواقع پر حضور ﷺ کو وہ خوشبو لگایا کرتی تھی جو میرے پاس بہتر سے بہتر موجود ہوتی لیکن اس حدیث کو بعینہ لیث بن سعد، داؤد عطار، حمید بن اسود و ہیب بن خالد اور ابو اسامہ نے ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ہشام فرماتے ہیں کہ مجھے عثمان بن عروہ نے خبر دی عروہ عن عائشہ عن النبی ﷺ۔

إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ وَكَأَمَا يُمَكِّنُ ذَلِكَ فِي هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا مُمَكِّنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ إِسْنَادٍ لِحَدِيثٍ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ سَمَاعٍ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا فَجَانِزَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَنْزَلَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيُسَمَّعَ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ بَعْضُ أَحَادِيثِهِ ثُمَّ يُرْسَلَهُ عَنْهُ أَحْيَانًا وَلَا يُسَمَّى مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَ يَنْشَطُ أَحْيَانًا فَيُسَمَّى الَّذِي حَمَلَ عَنْهُ الْحَدِيثَ وَ يَتْرُكُ الْإِرْسَالَ۔

وَمَا قَلْنَا مِنْ هَذَا مَوْجُودٌ فِي الْحَدِيثِ مُسْتَفِضٌ مِنْ فِعْلِ ثَقَاتِ الْمُحَدِّثِينَ وَائْتِمَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَ سَنَدُكُمْ مِنْ رَوَايَاتِهِمْ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا عَدَدًا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى أَكْثَرِ مِنْهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ وَابْنَ الْمُبَارَكِ وَ وَكِيعًا وَابْنَ نُمَيْرٍ وَ جَمَاعَةً غَيْرَهُمْ رَوَوْا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِجَلِّهِ وَ لِحُرْمِهِ بِأَطِيبٍ مَا أَجِدُ فَرَوَى هَذِهِ الرِّوَايَةَ بِعَيْنِهَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ دَاوُدُ الْعَطَّارُ وَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

قَالَ: اَمَامَ مُسْلِمٍ اسناد مذکور سے یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہشام نے حدیث مذکور اپنے بھائی عثمان سے سنی تھی لیکن پہلی سند مذکور میں اس کا ذکر نہیں ہے جبکہ دوسری میں ہے۔ حالانکہ پہلی سند نقل کرنے والے بھی بڑے بڑے ائمہ حدیث ہیں۔ یہ سب غلطی نہیں کر سکتے ہیں لیکن ہشام نے کبھی اس کو مرسل عن عروہ نقل کیا اور کبھی سند عن عثمان نقل کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں سے علیحدہ علیحدہ سنی ہو۔

وَرَوَى هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَعْتَكَفَ يَذْنُبِي إِلَى رَأْسِهِ فَأَرْجَلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ فَرَوَاهَا بِعَيْنِهَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مثال ثانی ہشام اپنے والد سے اور وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ حالت اعتکاف میں اپنا سر میرے قریب کر دیتے اور میں آپ ﷺ کے سر اقدس میں کنگھی کرتی حالانکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ اسی روایت کو بعینہ مالک بن انس نے اس سند سے نقل کیا ہے۔ عن زہری عن عروہ عن عمرہ عن عائشہ عن النبی ﷺ۔

نوٹ: اسناد مذکور سے امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ بتایا ہے کہ یہ حدیث عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بواسطہ عمرہ سنی تھی لیکن پہلی سند میں عمرہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ دوسری میں موجود ہے۔

وَرَوَى الزُّهْرِيُّ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي حَسَّانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ فِي الْقُبْلَةِ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

تیسری مثال زہری اور صالح بن ابی حسان نے بواسطہ ابوسلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں انہیں بوسہ دیتے تھے لیکن یحییٰ بن کثیر نے اس بوسے کی حدیث کو یوں روایت کیا کہ مجھے خبر دی ابوسلمہ نے ان کو خبر دی عمر بن عبدالعزیز نے ان کو خبر دی عروہ نے ان کو خبر دی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں روزہ کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے۔

نوٹ: اسناد مذکور سے معلوم ہوا کہ یہ حدیث ابوسلمہ نے دراصل عمر بن عبدالعزیز اور عروہ کے واسطہ سے سنی تھی لیکن جب اس نے یہ حدیث زہری اور صالح بن ابی حسان کو بیان کی تو ابوسلمہ نے ان دونوں واسطوں کو نقل نہیں کیا۔

وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لَحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَرَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

چوتھی مثال یہ ہے کہ ابن عیینہ وغیرہ نے عمرو بن دینار سے حدیث جابر روایت کی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عمرو سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عن النبی ﷺ روایت کیا ہے۔

قَالَ: اسناد مذکورہ میں سے دوسری سند میں عمرو نے محمد بن علی سے روایت نقل کی ہے جبکہ پہلی سند میں محمد بن علی کو ذکر نہیں کیا۔

اس قسم کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جتنی ہم نے بیان کی ہے وہ سمجھنے والوں کے لیے کافی ہیں۔ پھر جب علت اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا حدیث کے غیر معتبر ہونے کی یہ ہوئی کہ ایک راوی کا سماع جب دوسرے راوی سے معلوم نہ ہو تو ارسال ممکن ہے تو اس قول کے مطابق ان لوگوں پر لازم ہے کہ ایسی احادیث سے حجت پکڑنا ترک کر دیں جن میں راوی کی مروی عنہ سے سماع کی تصریح نہ ہو خواہ دوسری روایت میں سماع ثابت ہو۔ البتہ اس شخص کے نزدیک وہی حدیث حجت ہوگی جس میں سماع کی تصریح ہو کیونکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں ائمہ حدیث روایت حدیث میں کبھی تو بعض راویوں کے ذکر کو چھوڑ دیتے ہیں یعنی ارسال کرتے ہیں اور جس سے سنا ہے اسکو سند میں بیان نہیں کرتے اور کبھی خوش ہوتے ہیں تو حدیث کی سند مکمل اسی طرح بیان کر دیتے ہیں جس طرح انہوں نے اپنے شیخ سے سنی ہوتی ہے پھر اگر انکو اتار ہوتا تو اتار بتلاتے اور جو چڑھاؤ ہوتا تو چڑھاؤ بتلاتے جیسے ہم اوپر صاف بیان کر چکے۔

وَهَذَا التَّحْوِ فِي الرِّوَايَاتِ كَثِيرٌ يَكْثُرُ تَعْدَادُهُ وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْهَا كَفَايَةٌ لِدَوَى الْفَهْمِ فَإِذَا كَانَتِ الْعِلَّةُ عِنْدَ مَنْ وَصَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ فِي فُسَادِ الْحَدِيثِ وَتَوَهُّبِهِ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّ الرَّاَوِي قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ شَيْئًا لِمَكَانِ الْإِرْسَالِ فِيهِ لَزِمَهُ تَرْكُ الْإِحْتِجَاجِ فِي قِيَادِ قَوْلِهِ بِرَوَايَةٍ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُ إِلَّا فِي نَفْسِ الْخَبَرِ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ لِمَا بَيَّنَّا مِنْ قَبْلُ عَنِ الْإِثْمَةِ الَّذِينَ نَقَلُوا الْأَخْبَارَ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ تَارَاتٍ يُرْسَلُونَ فِيهَا الْحَدِيثَ إِرْسَالًا وَلَا يَذْكُرُونَ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ وَتَارَاتٍ يَنْشَطُونَ فِيهَا وَيُسْتَدُونَ الْخَبَرَ عَلَى هَيْئَةٍ مَا سَمِعُوا فَيُخْبِرُونَ بِالنُّزُولِ فِيهِ إِنْزَلُوا وَبِالصُّعُودِ فِيهِ إِنْ صَعِدُوا كَمَا شَرَحْنَا ذَلِكَ عَنْهُمْ.

نہایت نزول اور صعود سے مقصد یہ ہے کہ اگر سند عالی ہو اور واسطے کم ہوں تو چڑھاؤ ہو اور جو سند عالی نہ ہو اور واسطے زیادہ ہوں تو اتار ہو۔

متقدمین میں سے ائمہ حدیث مثلاً ایوب سختیانی، ابن عوف، مالک بن انس، شعبہ بن حجاج، یحییٰ بن سعید قطان، عبد الرحمن بن مہدی اور ان کے بعد ائمہ حدیث میں سے کسی کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ اسناد میں سماع کی تحقیق کرتے ہوں اور کسی محدث نے بھی سماع کی قید نہیں لگائی جیسے یہ شخص دعویٰ کرتا ہے۔ جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ البتہ جو راوی تدلیس کرنے میں مشہور ہو اس کے بارے میں محدثین یہ تحقیق ضرور کرتے ہیں کہ وہ جس شیخ کی طرف روایت کی نسبت کر رہا ہے فی الواقع اس شخص نے شیخ مذکور سے حدیث سنی بھی ہے یا اس کی طرف تدلیس کی نسبت کر دی ہے اور اصل میں کسی اور سے حدیث سنی ہے لیکن یہ تحقیق اُس وقت کرنے کا مقصد تدلیس کے مرض کو دور کرنا ہوتا ہے اور اگر فی الواقع راوی نے سند میں تدلیس کی ہو تو اس سند کا

وَمَا عَلِمْنَا أَحَدًا مِنْ أَيْمَةِ السَّلَفِ مِمَّنْ يَسْتَعْمِلُ الْأَخْبَارَ وَ يَتَفَقَّدُ صِحَّةَ الْأَسَانِيدِ وَ سُقْمَهَا مِثْلَ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ ابْنِ عَوْنٍ وَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَ مَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ فَتَشُوا عَنْ مَوْضِعِ السَّمَاعِ فِي الْأَسَانِيدِ كَمَا أَدْعَاهُ الَّذِي وَ صَفْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا كَانَ تَفَقُّدُ مَنْ تَفَقَّدَ مِنْهُمْ سَمَاعَ رَوَاةِ الْحَدِيثِ مِمَّنْ رَوَى عَنْهُمْ إِذَا كَانَ الرَّاَوِي مِمَّنْ عُرِفَ بِالتَّدْلِيسِ فِي الْحَدِيثِ وَ شَهَرَ بِهِ فَحِينَئِذٍ يَحْتَوْنَ عَنْ سَمَاعِهِ فِي رَوَايَتِهِ وَ يَتَفَقَّدُونَ ذَلِكَ

مِنْهُ كَيْ تَنْزَخَ عَنْهُمْ عِلَّةُ التَّدْلِيسِ فَمَا ابْتَغَى ذَلِكَ مِنْ غَيْرِ مُدْلِسٍ عَلَى الْوُجْهِ الَّذِي زَعَمَ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ فَمَا سَمِعْنَا ذَلِكَ عَنْ أَحَدٍ مِمَّنْ سَمِينَا وَلَمْ نَسْمَعْ مِنَ الْأَنْثَمَةِ فَمِنْ ذَلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدَ الْأَنْصَارِيَّ وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوَى عَنْ حُذَيْفَةَ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ وَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَدِيثًا يُسْنِدُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنْهُمَا وَلَا حِفْظًا فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدَ شَافَهُ حُذَيْفَةَ وَأَبَا مَسْعُودٍ بِحَدِيثٍ قَطُّ وَلَا وَجَدْنَا ذِكْرَ رُويَتِهِ إِيَّاهُمَا فِي رِوَايَةٍ بَعَيْنَهَا وَلَمْ نَسْمَعْ عَنْ أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ مَضَى وَلَا مِمَّنْ أَدْرَكْنَا أَنَّهُ طَعَنَ فِي هَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الَّذِينَ رَوَاهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ بِضَعْفٍ فِيهِمَا بَلْ هُمَا وَمَا أَشَبَّهُهُمَا عِنْدَ مَنْ لَّا قَيْنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ مِنْ صَحَّاحِ الْأَسَانِيدِ وَقَوِيَّهَا يَرَوْنَ اسْتِعْمَالَ مَا نَقَلَ بِهَا وَالْإِحْتِجَاجَ بِمَا آتَتْ مِنْ سُنَنِ وَآثَارٍ وَهِيَ فِي زَعْمِ مَنْ حَكَيْنَا قَوْلَهُ مِنْ قَبْلُ وَاهِيَةٌ مُّهِمَّةٌ حَتَّى يُصِيبَ سَمَاعَ الرَّاويِ عَمَّنْ رَوَى وَلَوْ ذَهَبْنَا نُعَدُّ الْأَخْبَارَ الصَّحَّاحَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ يَهْنُ بِزَعْمِ هَذَا الْقَائِلِ وَنُحْصِيهَا لَعَجَزْنَا عَنْ تَقْصِي ذِكْرِهَا وَأَحْصَانِهَا كُلِّهَا وَلَكِنَّا أَحْبَبْنَا أَنْ تَنْصَبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكُونُ سِمَةً لِّمَا سَكَنَّا عَنْهُ مِنْهَا۔

عیب ظاہر ہو جائے لیکن سماع کی تحقیق اس راوی میں جو مدلس نہ ہو جس طرح اس شخص نے بیان کیا تو ائمہ اس کی سند اور روایت کے بارے میں تحقیق اس قسم کی نہیں کرتے کہ راوی نے مروی عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں؟ حدیث کے قبول کرنے کے لیے ان لوگوں نے جو یہ باطل شرط عائد کی ہے اس کا ذکر ہم نے فن حدیث کے کسی امام سے نہیں سنا خواہ وہ ائمہ حدیث ہوں جن کا ذکر کیا یا ان کے علاوہ اس قسم کی روایات میں سے عبد اللہ بن یزید انصاری کی روایت ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے یعنی صحابی ہیں وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ دونوں میں سے ہر ایک سے حدیث روایت کرتے ہیں اور اس کو مسند کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ تک۔ اس کے باوجود عبد اللہ بن یزید کی کسی روایت سے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہوتا اور نہ کسی روایت میں ہم نے یہ بات پائی ہے کہ عبد اللہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ ملاقات کی ہو اور اس سے کوئی حدیث سنی ہو اور نہ ہم نے اس بات کو کسی روایت میں یا یہ کہ عبد اللہ نے ان دونوں کو دیکھا اور اہل علم میں سے کسی شخص سے بھی عبد اللہ بن یزید کی روایت پر اعتراض اس وجہ سے نہیں سنا کہ ان کی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور سماع ثابت نہیں۔ اس کے برخلاف ہمارے علم میں جس قدر اہل علم ہیں وہ سب ان کی سند کو قوی ترین اسانید میں شمار کرتے ہیں اور کسی اہل علم نے عبد اللہ کی ان دونوں سے روایت کرنے پر طعن نہیں کیا کہ یہ احادیث ضعیف ہیں۔ بلکہ وہ ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں اور ان کے مقتضی پر عمل کرتے اور ان سے حجت لیتے ہیں۔ حالانکہ یہی احادیث اس شخص کے نزدیک جس کا قول ہم نے اوپر ذکر کیا (ثبوت ملاقات کی شرط) ضعیف، غیر معتبر، واهی اور بے کار ہیں۔ یہاں تک راوی کا مروی عنہ سے سماع متحقق نہ ہو جائے اور اگر ہم ان تمام احادیث کا شمار شروع کر دیں جن کو تمام اہل علم نے صحیح قرار دیا ہے اور اس شخص کے نزدیک ضعیف و کمزور ہیں تو ان کو ذکر کرنے اور شمار

کرنے سے ہم عاجز آجائیں گے۔ باوجود اس کے ہم چاہتے ہیں کہ بطور نمونہ ایسی متفق علیہ احادیث کی چند مثالیں پیش کر دیں جو اہل علم کے نزدیک معتبر و صحیح ہیں اور ان کی شرط کے مطابق ضعیف اور غیر معتبر قرار پاتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں:

حضرت ابو عثمان نہدی عبد الرحمن اور ابو رافع صانع نقیج مدنی دونوں نے دورِ جاہلیت پایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بہت سے بدری صحابہ سے ملے ہیں اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ پھر ان سے اتر کر صحابہ سے یہاں تک کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث روایت کی ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابی بن کعب کے واسطے سے حضور اکرم ﷺ سے بھی احادیث روایت کی ہیں حالانکہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان دونوں نے ابی بن کعب کو دیکھا یا ان سے سماع کیا ہو۔

دوسری مثال حضرت ابو عمرو شیبانی سعد بن ایاس رضی اللہ عنہ کی سند ہے اور وہ بھی انہی لوگوں میں سے جنہوں نے دورِ جاہلیت کو پایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حیات میں جوان مرد تھا اور ابو معمر عبد اللہ بن سخرہ۔ ان دونوں میں سے ہر ایک نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری کے واسطے سے حضور ﷺ سے دو احادیث روایت کی ہیں۔

تیسری مثال حضرت عبید بن نمیر رضی اللہ عنہ کی سند ہے کہ انہوں نے اُم سلمہ زوجہ رسول ﷺ کے واسطے سے ایک حدیث نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے حالانکہ عبید بن کریم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ چوتھی مثال حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کی سند ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ابو مسعود انصاری کے واسطے سے حضور ﷺ سے تین احادیث روایت کی ہیں۔

پانچویں مثال حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ کی سند حدیث ہے اور انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے ہیں۔ انہوں نے انس بن مالک کے واسطے سے

وَهَذَا أَبُو عُمَانَ النَّهْدِيُّ وَ أَبُو رَافِعِ الصَّانِعُ وَهُمَا مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَ صَحَابَا أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ هَلُمَّ جَزْأً وَ نَقْلًا عَنْهُمْ الْأَخْبَارَ حَتَّى نَزَلَا إِلَى مِثْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَ ذَوَيْهِمَا قَدْ أَسْنَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَكَمْ نَسْمَعُ فِي رِوَايَةِ بَعْضِهَا أَنَّهُمَا عَيْنَا أَيْبًا أَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا۔

وَأَسْنَدَ أَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَ كَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَ أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْرَةَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَيْنِ۔

وَأَسْنَدَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَ عُبَيْدُ وَلَدٌ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وَأَسْنَدَ قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَخْبَارٍ۔

وَأَسْنَدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ صَحِيبَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا۔

سے حضور ﷺ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔

چھٹی مثال ربعی بن حراش کی سند ہے کہ انہوں نے عن عمران بن حصین عن النبی دو احادیث اور عن ابی بکرہ عن النبی ایک حدیث روایت کی ہے حالانکہ ربعی نے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے سنا اور ان کی روایت بھی کی ہے۔

ساتویں مثال حضرت نافع بن جبر بن مطعم کی سند ہے۔ انہوں نے ابو شریح خزاعی کے واسطے سے حضور سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ آٹھویں مثال حضرت نعمان بن ابی عیاش کی سند ہے کہ انہوں نے تین احادیث ابوسعید خدری کے واسطے سے نبی کریم سے روایت کی ہیں۔ نویں مثال عطاء بن یزید لیشی کی سند ہے کہ انہوں نے عن تمیم داری عن النبی ﷺ ایک حدیث روایت کی ہے۔

دسویں مثال سلیمان بن یسار کی سند ہے کہ انہوں نے عن رافع بن خدیج عن النبی ﷺ ایک حدیث روایت کی ہے۔ گیارہویں مثال حمید بن عبد الرحمن حمیری کی سند ہے کہ انہوں نے عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ کئی احادیث روایت کی ہیں۔

پھر یہ سب تابعین جن کی روایات ہم نے صحابہ سے ذکر کی اور ان کے نام بھی بتلائے ہیں ان میں سے کسی تابعی کے بارے میں ہمیں یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ اس نے ان صحابہ کرام سے سماع کیا ہو اور نہ ہی یہ بات متحقق ہو سکی کہ ان تابعین کی ان صحابہ کرام سے ملاقات ہوئی ہو اور یہ اسانید حدیث اور روایت کے پہچاننے والوں کے نزدیک صحیح اسناد میں سے ہیں اور نہ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جس نے ان اسانید کو ضعیف قرار دیا ہو یا ان اسانید میں سماع کی تلاش کی ہو کیونکہ تابعین میں سے ہر تابعی کا صحابی سے حدیث سننا ممکن تھا کیونکہ یہ لوگ ایک دوسرے کے معاصرین اور ہم زمانہ تھے۔ اس لیے اس کا انکار ممکن نہیں اور یہ قول جس کو اس شخص نے نکالا ہے جس کا ہم نے اوپر بیان کیا احادیث صحیحہ کو ضعیف قرار دینے کے لائق نہیں کہ اس کی طرف التفات کیا جائے یا ذکر کیا جائے اس لیے یہ قول نیا غلط اور فاسد ہے۔

وَأَسْنَدَ رُبُعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَقَدْ سَمِعَ رُبُعِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَوَى عَنْهُ۔

وَأَسْنَدَ نَافِعُ بْنُ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا۔

وَأَسْنَدَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

وَأَسْنَدَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا۔

وَأَسْنَدَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثًا۔

وَأَسْنَدَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُمَيْرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَادِيثَ۔

فَكُلُّ هَؤُلَاءِ التَّابِعِينَ الَّذِينَ نَصَبْنَا رَوَايَتَهُمْ عَنِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ سَمِينَا هُمْ لَمْ يُحْفَظْ عَنْهُمْ سَمَاعٌ عَلِمْنَاهُ مِنْهُمْ فِي رِوَايَةِ بَعْضِهَا وَلَا أَنَّهُمْ لَقَوْهُمْ فِي نَفْسِ خَبَرٍ بَعْضِهِمْ وَهِيَ أَسَانِيدُ عِنْدَ ذَوِي الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ مِنْ صَحَّاحِ الْأَسَانِيدِ لَا نَعْلَمُهُمْ وَهَنُوا مِنْهَا شَيْئًا قَطُّ وَلَا التَّمَسُّوا فِيهَا سَمَاعَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ إِذَا السَّمَاعُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُمَكِّنٌ مِنْ صَاحِبِهِ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِكُرْبِهِمْ جَمِيعًا كَانَ فِي الْعَصْرِ الَّذِي اتَّفَقُوا فِيهِ وَكَانَ هَذَا الْقَوْلُ الَّذِي أَحَدَهُ الْقَائِلُ الَّذِي حَكَيْنَاهُ فِي تَوْهِينِ الْحَدِيثِ بِالْعِلَّةِ الَّتِي وَصَفَ أَقَلُّ مِنْ أَنْ يُعْرَجَ عَلَيْهِ وَيُثَارَ ذِكْرُهُ إِذْ

متقدمین اہل علم اور اسلاف میں سے کسی محدث نے یہ بات نہیں فرمائی اور جو لوگ اسلاف کے بعد گزرے انہوں نے بھی اس کا انکار کیا ہے۔ جب اہل علم اسلاف اور معاصرین نے اس قول کو رد کر دیا تو اس سے بڑھ کر اس باطل و فاسد قول کو رد کرنے کی حاجت و ضرورت نہیں۔ جب اس قول اور اس کے کہنے والے کی قدر و منزلت اور وقعت جیسے بیان ہوئی سب پر واضح ہو گئی اور اللہ مدد کرنے والا ہے اس بات کو رد کرنے کیلئے جو علماء کے مذہب کے خلاف ہے اور اسی پر بھروسہ ہے۔ تمام حمد و ثناء کا اللہ تعالیٰ ہی مستحق ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم رحمتیں سیدنا محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل و اصحاب رضی اللہ عنہم ہی کے شایان شان ہیں۔

كَانَ قَوْلًا مُّحَدَّثًا وَ كَلَامًا خَلَقًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ سَلَفَ وَ يَسْتَنْكِرُهُ مِّنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ فَلَا حَاجَةَ بِنَا فِي رَدِّهِ بِأَكْثَرِ مِمَّا شَرَحْنَا إِذْ كَانَ قَدْرُ الْمَقَالَةِ وَ قَائِلُهَا الْقَدْرُ الَّذِي وَ صَفْنَا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى دَفْعِ مَا خَالَفَ مَذْهَبَ الْعُلَمَاءِ وَ عَلَيْهِ التَّكْلَانُ۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔